ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سُنّتوں اور آداب پر مشتمل مدنی گلدستہ
اِسلامیات
پانچویں جماعت کے لیے
دعوت اسلامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# کتاب پڑھنے کی دُعا

کتاب پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔

اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجیے۔

## اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما، اے عظمت اور بزرگی والے۔ (مستطرف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

نام ________________

ولدیت ________________ فون ________________

جماعت ________________ سیکشن ________________

ایڈمیشن آئی۔ڈی ________ جی۔آر نمبر ________ رول نمبر ________

اسکول ________________

**شعبۂ اسلامیات**

دار المدینہ شعبۂ نصاب (دعوتِ اسلامی)

**پبلشر**

دارالمدینہ پبلی کیشنز

پہلی اشاعت ۲۰۱۷

ISBN 978-969-691-013-8

**تیاری و پیش کش**

شعبۂ نصاب، دارالمدینہ

ای میل: curriculum@darulmadinah.net


## دارالمدینہ (انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم) ان ممالک میں موجود ہے

پاکستان | بھارت | سری لنکا | برطانیہ | ریاست ہائے متحدہ امریکا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "اسلامیات (پانچویں جماعت کے لیے)" مطبوعہ دارالمدینہ پبلی کیشنز پر مجلس تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

تاریخ: ۱۷ جنوری ۲۰۱۷

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

## ہمارا ساتھ دیجیے۔

دارالمدینہ (انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم) کا بُنیادی مقصد شریعت کے تقاضوں کے مطابق معیاری دینی و دنیوی تعلیم فراہم کرنا ہے۔
تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے تعاون کی مدنی التجا ہے۔

### Dar-ul-Madinah Educational Support Fund

Title of Account : Darul Madina Educational Support Fund
Account No. : 010-1515-9
Bank : UBL Ameen
Branch : Main Branch M.A. Jinnah Road, Karachi
Branch Code : 0891
Swift Code : UNILPKKA
IBAN Code : PK97UNIL0112089101015159

### For Sadqaat-e-Nafila

Title of Account : DAWATEISLAMI
Account No. : 0388841531000263
Bank : MCB Bank Limited
Branch : Cloth Market Branch, Karachi
Branch Code : 0063
Swift Code : MUCBPKKA
IBAN Code : PK20MUCB0388841531000263

مزید معلومات اور آن لائن عطیات جمع کروانے کے لیے ہماری ویب سائٹس وزٹ کیجیے۔

www.darulmadinah.edu.pk | www.dawateislami.net | donation.dawateislami.net

# پیش لفظ

علم وہ نور ہے جو انسان کو کفر و شرک اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکالتا اور جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ فی زمانہ اسکول کالج اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل اسلامیات کی کتاب کی تدریس کو ہی اسلامی تربیت کے لیے کافی سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تربیت کا آغاز بچے کی کس عمر اور کس علم سے ہونا چاہیے اس حوالے سے اہلِ فن کی آراء اگرچہ مختلف ہو سکتی ہیں، البتہ اسلام میں بچے کی تربیت کا آغاز پیدائش کے فوراً بعد بچے کے کان میں اذان دے کر کیا جاتا ہے، گویا ابتدا ہی سے بچے کو اسلام کے بنیادی عقائد مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت اور نماز کے بارے میں آگاہی دے دی جاتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ مختلف انداز سے تربیت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔

یوں تو ہر مسلمان کے لیے عبادات و اخلاقیات اور اپنی ضروریات کے مسائل سے آگاہ ہونا اور عملاً ان سے آراستہ ہونا ضروری ہے، بالخصوص طلبہ و طالبات کو باعمل مسلمان بنانے کے لیے ہمیں جُہدِ مسلسل کرنا ہو گی۔ امت مسلمہ کے نونہالوں کی اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑا دعوتِ اسلامی کے شعبہ دارالمدینہ نے اُٹھایا ہے۔ بانیِ دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے دینی و عصری عُلوم کے حسین امتزاج پر مشتمل نظامِ تعلیم متعارف کروانے کے لیے دارالمدینہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کا ایک ذیلی شعبہ "شعبہ نصاب" ہے جہاں علمائے کرام کی زیرِ نگرانی دیگر مضامین کے علاوہ اسلامیات کی درسی کتب کی تیاری کا سلسلہ جاری ہے۔

اسلامیات کی یہ سیریز پرائمری کلاسز کے مدنی منوں اور مدنی منیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس سے قبل پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی کلاس کی کتابیں شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں۔ یہ سیریز تیار کرتے وقت طلبہ کی عمر اور دینی ضرورت کے مطابق موضوعات و مضامین کو مختلف ابواب میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

پہلے باب کو مختلف دُعاؤں، قرآنی سورتوں اور نماز کے اذکار سے مزین کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، آسمانی کتابوں، جنت و دوزخ اور فرشتوں پر ایمان کے ساتھ ارکانِ اسلام کو احسن انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ طلبہ صحیح اسلامی عقائد سے آشنا ہو کر بدمذہبی اور گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔ تیسرے باب میں عبادات و طہارت کے مسائل و احکام آسان طریقے سے سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں مختصر اور جامع انداز میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کے چند گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ طلبہ بچپن ہی سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے آشنا ہو کر اپنی زندگی اس کے سانچے میں ڈھال سکیں۔ پانچویں باب میں اخلاق و آداب کو عام فہم انداز میں شامل کیا گیا ہے جبکہ چھٹے باب میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک زندگیوں کے مختصر احوال شاملِ نصاب کیے گئے ہیں۔

اسلامیات کی موجودہ سیریز میں درج ذیل اُمور خاص اہمیت کے حامل ہیں:

- طلبہ و طالبات کی ذہنی استعداد کے مطابق آسان اور عام فہم انداز میں اسباق لکھے گئے ہیں۔
- قرآنی آیات اور منتخب سورتوں کا ترجمہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولا الحاج مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی کے آسان اردو ترجمہ "کنز العرفان" سے لیا گیا ہے۔
- تمام احادیث و روایات مستند کتب سے لی گئی ہیں جن کے ناموں کی فہرست آخر میں "مآخذ و مراجع" کے نام سے دے دی ہے۔
- بہتر نتائج کے حصول کے لیے سبق کے آغاز میں مقاصد لکھ دیے گئے ہیں تاکہ اساتذہ اور طلبہ اہم باتوں پر توجہ مرکوز رکھ سکیں۔
- سبق کے آخر میں رہنمائے اساتذہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ اساتذہ کرام ان سے استفادہ کرتے ہوئے طلبہ کی بہترین تربیت کر سکیں۔
- مشقیں دلچسپ اور معیاری بنائی گئی ہیں نیز ایسی سرگرمیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جو طلبہ و طالبات میں طلبِ علم کی جستجو کا سبب بنیں گی۔

حُسنِ نیت کے ساتھ کی جانے والی کوششوں کے باوجود اغلاط سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ والدین، اساتذہ کرام اور دیگر قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کے بارے میں مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا ہے کہ وہ اس کتاب کو طلبہ و طالبات کے لیے بالخصوص اور دیگر قارئین کے لیے بالعموم اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

شعبہ اسلامیات

دارالمدینہ شعبہ نصاب (دعوت اسلامی)

# ”تربیت اولاد“ کے دس حروف کی نسبت سے والدین کے لیے ”دس مدنی پھول“

1. اسلامی معاشرے کا بہترین فرد بنانے نیز بحیثیت والدین اپنی ذمہ داری احسن انداز میں نبھانے کے لیے اولاد کی بہترین تربیت بہت ضروری ہے۔ ابتدا ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت پیدا کرنے کے لیے اپنے گھر کو تلاوت و نعت وغیرہ کی برکتوں سے مالامال رکھیے۔ مدنی چینل اس کا بہترین ذریعہ ہے۔

2. نماز کا عادی بنانے کی نیت سے بچوں کو شروع سے ہی نماز پڑھنے کا ذہن دیجیے اور سات سال کی عمر سے خصوصی تاکید کے ساتھ باقاعدہ نماز پڑھوائیے۔

3. سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتیں سیکھنے اور سکھانے کی نیت سے اپنے گھر میں فیضانِ سُنّت کا درس جاری کیجیے۔

4. والدین، اساتذہ کرام اور بزرگوں کا ادب واحترام سکھانے کی نیت سے مکتبۃ المدینہ کی کتابوں سے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے واقعات سنائیے۔

5. اسلامی تعلیمات کے مطابق ذہن سازی کے لیے اچھے اخلاق، صبر و شکر، حُسنِ سلوک اور قرآن و سُنّت کے عامل بن کر اپنی اولاد کے سامنے عملی نمونہ پیش کیجیے۔

6. جھوٹ، غیبت، چغلی، لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ، بد نگاہی اور دیگر گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتے رہیے۔

7. جسمانی نشوونما اور صحت کی درستی کے لیے اپنی حیثیت کے مطابق حلال کمائی سے اچھی اور متوازن غذا بالخصوص دُودھ اور پھل وغیرہ کی ترکیب بنائیے۔

8. اپنے بچے کی تعلیمی کیفیت سے آگاہ رہنے کے لیے روزانہ ہوم ورک ڈائری چیک کیجیے اور وقتاً فوقتاً ہونے والی پیرنٹس ٹیچرز / پیرنٹس منیجمنٹ میٹنگز میں شرکت فرمائیے۔

9. غلطیوں کی اصلاح کے لیے بے جا مار پیٹ کے بجائے محبت نرمی اور حکمت کے ساتھ سمجھائیے۔

10. اپنی اولاد کو ہر وقت اپنی نیک دُعاؤں مثلاً علم و عمل میں برکت اور درازی عمر بالخیر وغیرہ سے نوازتے رہیے۔

# فہرست

## باب اوّل: حفظ وناظرہ



## باب دوم: ایمانیات



## باب سوم: طہارت وعبادات

## باب چہارم: سیرتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ



## باب پنجم: اخلاق و آداب



## باب ششم: مشاہیرِ اسلام

# بابِ اوّل

# حفظ و ناظرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ②
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ③ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥

جو شخص ایک بار سورۂ کٰفِرون پڑھے گا، اُسے چوتھائی قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

سورۂ کٰفِرون زبانی یاد کر کے سُنایئے۔

## رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ / طالبات کو سورۂ کٰفِرون دُرست تلفّظ کے ساتھ زبانی یاد کروایئے۔
2. طلبہ / طالبات کو سوتے وقت سورۂ کٰفِرون پڑھنے کا ذہن دیجیے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

### مدنی پھول

- جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا وہ مرنے کے بعد جنّت میں جائے گا۔
- آیۃ الکرسی پڑھنے والا شخص شیطان اور جن کی تمام شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔

### رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ/طالبات کو آیۃ الکرسی دُرست تلفّظ کے ساتھ زبانی یاد کروایئے۔
٢. طلبہ/طالبات کو ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا ذہن دیجیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ۝ تو وہ آدمی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ۝

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ

اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ۝ تو ان نمازیوں کے لیے خرابی ہے ۝ جو اپنی

عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ٪﴿۷﴾

نماز سے غافل ہیں ۝ وہ جو ریاکاری کرتے ہیں ۝ اور استعمال کی معمولی سی چیزیں بھی نہیں دیتے ۝

(ترجمہ کنزالعرفان)

سُورۂ ماعُون زبانی یاد کر کے سُنایئے۔

## رہنمائے اساتذہ

- طلبہ / طالبات کو سورۂ ماعون درست تلفظ کے ساتھ مع ترجمہ زبانی یاد کروایئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ شَیۡئًا وَّاَنَا اَعۡلَمُ بِہٖ وَاَسۡتَغۡفِرُکَ

لِمَا لَآ اَعۡلَمُ بِہٖ تُبۡتُ عَنۡہُ وَتَبَرَّ اۡتُ مِنَ الۡکُفۡرِ وَالشِّرۡکِ وَالۡکِذۡبِ

وَالۡغِیۡبَۃِ وَالۡبِدۡعَۃِ وَالنَّمِیۡمَۃِ وَالۡفَوَاحِشِ وَالۡبُھۡتَانِ وَالۡمَعَاصِیۡ کُلِّھَا

وَ اَسۡلَمۡتُ وَاَقُوۡلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ط

کلاس رُوم میں ایک مُقابلہ مُنعقد کیجیے جس میں مختلف طلبہ / طالبات سے اوّل تا ششم کلمے سُنیے۔

## رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ / طالبات کو چھٹا کلمہ زبانی یاد کروائیے۔
2. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ یہ کلمہ درحقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی کوتاہیوں پر ندامت اور توبہ کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ جب بھی ہم سے خُدانخواستہ کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً نادم ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ کر لینی چاہیے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا
یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط
یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ! بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

## مدنی پھول

- دُعائے تراویح صرف رمضان المبارک میں ہی پڑھی جاتی ہے۔
- اللہ عزّوجلّ کے فرشتے رمضان کی راتوں میں مسلمانوں کے ساتھ نمازِ تراویح میں حاضر ہوتے ہیں۔[1]

دُعائے تراویح زبانی یاد کرکے سُنائیے۔

## رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو دُعائے تراویح دُرست تلفّظ کے ساتھ زبانی یاد کروائیے۔
٢. طلبہ / طالبات کو بتائیے دُعائے تراویح رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے دوران ہر چار رکعت کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
٣. طلبہ / طالبات کو ہر سال رمضان المبارک سے چند دن قبل دُعائے تراویح یاد کرنے اور دہرائی کرنے کا ذہن دیجیے۔

## باب دوم

# ایمانیات

# اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے

**تدریسی مقاصد**

- اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفات بتانا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر عیب سے پاک ہونے کا اعتقاد پختہ کرنا۔

جس طرح ایک مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ وہ سب کو روزی عطا فرماتا ہے۔ وہی سب کو موت دیتا ہے۔ تمام تر خُوبیوں اور اچھّائیوں کا مالک وہی ہے۔ اِسی طرح ایک مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا بھی ضروری ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر قسم کے عیب اور بُرائی سے پاک ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرح کے شریک سے پاک ہے، اُس کی ذات، صِفات، اِختیار اور اقتدار میں اُس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ ساری کائنات کا نظام اُسی کے حکم سے چل رہا ہے، وہ اِس نظام کے چلانے میں کسی کی مدد یا مشورے کا محتاج نہیں ہے۔ وہ معبُودِ حقیقی ہے اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات جسم اور جسمانی حاجات سے پاک ہے۔ اُسے کھانے پینے، سونے اور لباس کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ اُس کے لیے کوئی جگہ یا سمت مخصوص نہیں کی جاسکتی مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ اُوپر ہے یا اُوپر والا ہے ایسا کہنا ہرگز دُرست نہیں۔ وہ اپنی قدرت کاملہ سے سب کچھ سُنتا اور دیکھتا ہے، مگر ہماری طرح دیکھنے کے لیے آنکھ اور سُننے کے لیے کان کا محتاج نہیں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ جو چاہے کرسکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز ممکن ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر قادر ہے۔ جھوٹ، دَغا، مکرو فریب اور ظلم وغیرہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔

## مدنی پھول

ہمیں ہر وقت یہ سوچ رکھنی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

## یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات تمام کمالات و خُوبیوں کی مالک ہے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ جسم اور جسمانی حاجات سے پاک ہے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر قسم کے عیب و نَقص سے پاک ہے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کسی عیب کی نِسبت کرنا کُفر ہے۔

## رہنمائے اساتذہ

- طلبہ /طالبات کو اسلامی عقیدہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے“، سبق کی مدد سے اچھی طرح سمجھایئے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چند صِفات بیان کیجیے۔

ب ۔ "اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے" سے کیا مُراد ہے؟

ج ۔ اس عقیدہ کی وضاحت کیجیے "اللہ عَزَّوَجَلَّ شریک سے پاک ہے۔"

د ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کسی عیب کی نسبت کرنا کیسا ہے؟

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی عبادت کا مُستحق ہے۔ اُس کے سوا کوئی ______ کے لائق نہیں ہے۔

ب۔ ساری کائنات کا نظام ______________ کے حُکم سے چل رہا ہے ۔

ج۔ کائنات کا نظام چلانے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی مدد یا مشورے کا ________ نہیں ہے۔

د۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر __________ ہے جو چاہے کرسکتا ہے۔

ہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام ____________ سے پاک ہے۔

### سوچ کر بتائیے

ہم سب کس کے محتاج ہیں؟

**تدریسی مقصد**
- طلبہ/طالبات کو عقیدۂ ختمِ نُبوّت سے مُتعلق آگاہی فراہم کرنا۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت ذوالکفل عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت الیاس عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت یسع عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت عزیر عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت ذکریا عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام | حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے وقتاً فوقتاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اِس دُنیا میں بھیجا۔ سب سے پہلے حضرت سیّدنا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے۔ پھر مختلف اوقات میں مختلف قوموں اور مختلف قبیلوں کی طرف مزید انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تشریف آوری کا سلسلہ جاری رہا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سلسلۂ نُبوّت ختم فرما دیا۔ حضور

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک زمانے میں یا اس کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قُرآن مجید میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو "خَاتَمَ النَّبِیّٖن" کا لقب عطا فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ**

محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسُول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔ (ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 40)

احادیث مُبارکہ میں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری نبی ہونے کا ذکر ہے چنانچہ ایک حدیث پاک میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں "میری اُمّت میں تیس جھوٹے (افراد) نبوّت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قبل جتنے بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پیدا فرمائے سب ایک مخصوص مدّت، مخصوص علاقے یا مخصوص قبیلے کی طرف بھیجے گئے۔ لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت تک کے لیے ہر قبیلے، ہر علاقے اور تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جنّ وانس اور فرشتوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسُول ہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جانوروں، پرندوں اور شجر و حجر کے بھی رسُول ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی دین، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نُبوّت قیامت تک کے لیے ہے اور دینِ اسلام بھی قیامت تک کے لیے ہے۔ جو شخص حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کے بعد کسی اور کو نُبوّت ملنا مُمکن مانے، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اب ہر شخص کو اپنی اصلاح اور دُنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے دینِ اسلام سے رہنمائی لیتے ہوئے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی پیروی کرنی ہوگی۔

## یاد رکھنے کی باتیں

- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلسلہ نُبوّت ختم فرمادیا ہے۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک زمانے میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جنّ وانس اور فرشتوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسُول ہیں۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جانوروں، پرندوں اور شجر وحجر کے بھی رسُول ہیں۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نُبوّت قیامت تک کے لیے ہے۔

## رہنمائے اساتذہ

۱ سبق کی مدد سے طلبہ / طالبات کو عقیدۂ ختم نُبوّت اچھی طرح سمجھائیے۔

۲ سبق کی مدد سے طلبہ / طالبات کو یہ بتائیے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جانوروں، پرندوں اور شجر و حجر کے بھی رسُول ہیں۔

## مشق

### سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو دُنیا میں کیوں بھیجا؟

ب۔ خَاتَمَ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا مُراد ہے؟

ج۔ ختمِ نُبوّت کے بارے میں سبق میں بیان کی گئی آیت مُبارکہ کا ترجمہ لکھیے۔

د۔ ختمِ نُبوّت کے حوالے سے کوئی ایک حدیث مُبارکہ تحریر کیجیے۔

### سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ____________ کا لقب عطا فرمایا ہے۔

ب۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ____________ ختم ہو گیا ہے۔

ج۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام جنّ وانس اور ____________ کے رسُول ہیں۔

د۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ____________ اور دینِ اِسلام قیامت کے لیے ہے۔

ہ۔ ہر شخص کو اپنی اصلاح اور دُنیا و آخرت میں ____________ کے لیے دینِ اسلام سے رہنمائی لیتے ہوئے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی پیروی کرنی ہو گی۔

# سُنّتِ رسُول صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**تدریسی مقصد**

- طلبہ /طالبات کو سُنّت کا مفہوم، فضیلت اور اہمیت سمجھانا۔

سُنّت کے لغوی معنٰی ''طریقہ اور عادت'' کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں سُنّت سے مُراد وہ تمام کام ہیں جن کے بارے میں ہمارے نبی صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُکم فرمایا ہو، یا خود انجام دیے ہوں۔ اسی طرح اگر کسی نے آپ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کوئی کام کیا اور آپ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع نہ فرمایا، وہ بھی سُنّت ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اندازِ زندگی کو اپنے بندوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔**

بے شک تمھارے لیے اللہ کے رسُول میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 21، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر21)

مسلمان جب کلمہ طیّبہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھتا ہے تو گویا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے گا اور وہی طریقہ اختیار کرے گا جو رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اختیار کیا ہے۔ دین کے احکام اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عطا فرمائے اور اُن پر عمل کرنے کا طریقہ رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سکھایا ہے۔ مثلاً قُرآنِ مجید میں کئی مقامات پر نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن اِس کا طریقہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے سیکھنے کو ملتا ہے اِسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی اور طہارت وغیرہ کے مُفصّل احکام سیرتِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہی سیکھنے کو ملتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تُم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُس کی خواہش میرے لائے ہوئے (دین) کے تابع نہ ہو جائے۔[2]

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتّوں پر عمل کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنا ہے۔ قُرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

**مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ**

جس نے رسُول کا حکم مانا بیشک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔

(ترجمہ کنز العرفان: پارہ 5، سورۂ نساء، آیت 80)

سُنتّوں پر عمل کرنے کی برکت سے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت دِلوں میں بڑھتی ہے۔ جس کے دل میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت ہو، اُسے محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنّت میں داخلہ نصیب

ہوگا۔ ایک حدیث پاک میں میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔“ [3]

جو مسلمان یہ خواہش رکھتا ہے کہ اُسے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ جنّت میں داخلہ نصیب ہو۔ اُسے چاہیے کہ پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور اُن کی سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ سُنّتِ نبوی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سِوا ایسا کوئی راستہ نہیں جس کے ذریعے ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات اور قُرآنی تعلیمات کو سمجھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پسندیدہ زندگی گزارنے میں کامیاب ہوسکیں۔

## یاد رکھنے کی باتیں

- رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔
- دین کے احکام اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عطا فرمائے اور اُن پر عمل کرنے کا طریقہ رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سکھایا ہے۔
- آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنا ہے۔
- جس کے دل میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت ہو، اُسے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ جنّت میں داخلہ نصیب ہوگا۔

## رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ/طالبات کو سُنّت کا معنی و مفہوم اچھّی طرح ذہن نشین کروایئے۔
٢. طلبہ/ طالبات میں سُنّت پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کیجیے اور سکھائی گئی سُنّتوں پر عمل کا جائزہ لیجیے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ سُنّت کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان کیجیے؟

ب۔ ایک مسلمان کامل مؤمن کب کہلائے گا؟

ج۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات اور قُرآنی تعلیمات کو عملی طور پر کیسے سمجھ سکتے ہیں؟

د۔ سُنّت سے محبّت کرنے والوں کے بارے میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان عالی شان تحریر کیجیے۔

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ سُنّتوں پر عمل کرنے سے ہی دُنیا و آخرت میں ____________ ملتی ہے۔

ب۔ رسُول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت بھی ایسے ہی ضروری ہے جیسے ____________ کی۔

ج۔ جس کے دل میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت ہو اُسے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ____________ میں داخلہ نصیب ہوگا۔

د۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ زندگی کو اپنے بندوں کے لیے ____________ قرار دیا ہے۔

ہ۔ قُرآن مجید میں کئی مقامات پر ____________ کا ذکر موجود ہے۔

**سوال نمبر ۳: ذیل میں چند اعمال دیے گئے ہیں، ان میں کون سا عمل فرض، واجب یا سُنّت ہے تحریر کیجیے۔**

| | | | |
|---|---|---|---|
| نماز پڑھنا | سیدھے ہاتھ سے کھانا پینا | ایک دُوسرے کو سلام کرنا | سلام کا جواب دینا |
| آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرنا | ہر اچھّے کام سے پہلے بِسْمِ اللہِ پڑھنا | | |

**سوال نمبر ۴: چار ایسی سُنّتیں لکھیے جن پر آپ عمل کرتے ہیں۔**

## سوچ کر بتائیے

اگر آپ سے اپنے دوستوں کو پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دلانے کے لیے کہا جائے تو آپ کون سی دو سُنّتوں پر پہلے عمل کی ترغیب دلائیں گے؟

## فکرِ مدینہ

کیا آپ اپنا ہر کام سُنّت کے مُطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟
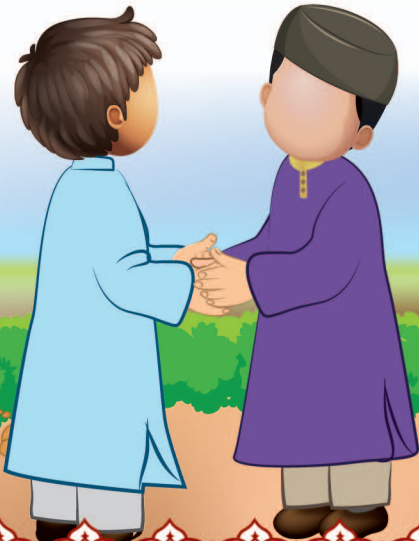
# آخرت کی کھیتی

**تدریسی مقاصد**

- طلبہ/طالبات کو فکرِ آخرت کا ذہن دینا۔
- طلبہ/طالبات کو آخرت کی بہتری کے لیے اچھے اعمال کی ترغیب دلانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت تھوڑی مُدّت کے لیے انسانوں کو اِس دُنیا میں بھیجا ہے۔ ایک دِن ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ زندگی اور موت کا یہ سلسلہ بے مقصد نہیں ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

**اَلَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ**

وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمھاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھّے عمل کرنے والا ہے۔
(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 29، سورۂ ملک، آیت 2)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مُقررّ فرمائے ہیں جو اُس کے ہر اچھّے یا بُرے عمل کو لکھتے ہیں۔ اِس طرح انسان کے اعمال کی فہرست تیار ہو رہی ہے جسے اعمال نامہ کہتے ہیں۔ قیامت کے دن جب تمام انسانوں کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا اُس وقت ہر انسان کا اعمال نامہ اُسے پکڑا دیا جائے گا۔ جن لوگوں کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُنھیں جنّت کے عظیمُ الشّان انعامات

عطا کیے جائیں گے۔ جو لوگ گُناہوں بھرا اعمال نامہ لے کر دُنیا سے جائیں گے۔ اُنھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صُورت میں سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

انسان کی زندگی کا مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے اُس کی رضا والے کاموں میں مصروف ہو جانا ہے۔ یہ دُنیا ہی عمل کی جگہ ہے مرنے کے بعد اعمال کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ

"اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃ"

ترجمہ: "دُنیا آخرت کی کھیتی ہے"۔

یعنی اِس دُنیا میں ہم جیسے اعمال کریں گے آخرت میں ویسا ہی صلہ دیا جائے گا۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبُوب ہونے کے باوجود آخرت کے بارے میں فکر مند رہتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُود کو دُنیا کے عیش و آرام سے بہت دُور رکھا۔ ہمیشہ سادہ زندگی گزارتے اور کثرت سے عبادت فرماتے۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث آپ اکثر زاروقطار رویا کرتے۔ صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَانْ بھی خوفِ خدا اور فکرِ آخرت کے سبب نیک اعمال کی بجاآوری میں مصروف رہتے۔

ہمیں چاہیے کہ دُنیا کی زندگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آخرت بہتر بنانے والے اعمال میں مصروف ہو جائیں۔ فرائض و واجبات اچّھے طریقے سے ادا کریں، پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کو اپنائیں، والدین اور اساتذہ کا احترام کریں اور حُقُوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی نہ برتیں۔ یقیناً آخرت کی زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

## یادرکھنے کی باتیں

- دُنیاوی زندگی کا مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہے۔
- ایک دن یہ ساری دُنیا فنا ہو جائے گی اور قیامت قائم ہو گی۔
- قیامت کے دن انسانوں کے اچّھے بُرے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیے جائیں گے۔
- دُنیا میں رہتے ہوئے آخرت بہتر بنانے والے کام کرنے چاہییں۔
- آخرت کی زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

(آخرت کے بارے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، حدیث 5897 ، صفحہ 365 ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

## رہنمائے اساتذہ

۱ طلبہ/طالبات کو یہ بتایئے کہ دُنیا عمل کرنے کی جگہ ہے اور آخرت میں اعمال کا بدلہ ملنا ہے۔

۲ طلبہ/طالبات کو بتایئے کہ آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے دُنیا میں نیک اعمال بجالانے ضروری ہیں۔

۳ طلبہ/طالبات کو بتایئے کہ دُنیاوی زندگی ختم ہونے والی اور آخرت کی زندگی باقی رہنے والی ہے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زندگی اور موت کو کس لیے بنایا ہے؟

ب۔ قیامت کے دن گُناہوں بھرا اعمال نامہ لانے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

ج۔ انسان کی زندگی کا مقصد بیان کیجیے۔

د۔ ہم آخرت کی زندگی میں کامیابی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ نیک لوگوں کو اُن کے اعمال کے بدلے ____________ عطا کی جائے گی۔

ب۔ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے بہت تھوڑی ________ کے لیے انسانوں کو اس دُنیا میں بھیجا ہے۔

ج۔ رسُولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا کو آخرت کی ________ قرار دیا ہے۔

د۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہونے کے باوجود فکرِ ____________ میں محو رہتے۔

ہ۔ آخرت کی زندگی ____________ رہنے والی ہے۔

سوال نمبر ۳: دُرست جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (✗) نشان لگائیے۔

الف۔ ایک دن ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ☐

ب۔ آخرت کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ ☐

ج۔ قبر آخرت کی کھیتی ہے۔ ☐

د۔ دُنیا میں سب لوگوں کا حساب ہونا ہے۔ ☐

ہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر عمل کرنا جنّت میں لے جانے والا کام ہے۔ ☐

## سوچ کر بتائیے

ہم دُنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی زندگی کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں؟

تمام طلبہ / طالبات مدنی انعامات کا رسالہ خرید کر روزانہ فکرِ مدینہ کا معمول بنائیے۔

کیا آپ فکر آخرت کرتے ہوئے روزانہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے والے نیک کام کرتے ہیں؟

باب سوم
طہارت
و
عبادات

**تدریسی مقصد** • طلبہ/طالبات کو پانی کے متعلق احکام سکھانا۔

پانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اِسے ہم کھانے، پینے اور دیگر کاموں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ میلے کچیلے کپڑوں کو دھو کر صاف سُتھرا کرتے ہیں اور وُضو و غُسل وغیرہ سے جسمانی طہارت بھی حاصل کرتے ہیں، لیکن ہر پانی ایسا نہیں ہوتا جس سے طہارت حاصل کی جاسکے بلکہ طہارت پاک پانی سے حاصل ہوسکتی ہے اور پاک پانی ہمیں بارش، ندی، نالے، چشمے، کنویں، تالاب، سمندر اور برف وغیرہ کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

یہی پاک پانی اگر ناپاک ہو جائے تو اُس سے طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر کم پانی مثلاً بالٹی، مٹکے، چھوٹی ٹنکی یا حوض وغیرہ میں کوئی ناپاک چیز گر جائے یا ایسا جانور گر کر مر جائے جس کے بدن میں خُون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اسی طرح زیادہ پانی مثلاً کسی ایسے بڑے حوض یا تالاب وغیرہ میں کوئی ناپاک چیز گر جائے جس کی کُل لمبائی و چوڑائی کم از کم دَہ دَردَہ یعنی 100 ہاتھ (225 فُٹ) ہو، اور اُس ناپاکی کی وجہ سے پانی کا رنگ یا ذائقہ بدل جائے یا پانی میں بدبُو پیدا ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور ایسے پانی سے وُضو اور غسل وغیرہ نہیں کرسکتے۔ اگر اتنے بڑے حوض میں نجاست

گری اور پانی کا رنگ، بُو یا ذائقہ تبدیل نہ ہوا تو وہ پانی پاک ہی رہے گا اور اُس سے وُضو و غُسل کیا جاسکتا ہے۔

اگر کسی بے وُضو یا جس شخص پر غُسل فرض ہو، اُس کا بغیر دُھلا ہاتھ یا اُنگلی کم پانی مثلاً بالٹی، مٹکے، چھوٹی ٹنکی یا ایسے حوض وغیرہ میں پڑ جائے، جو دَہ دَر دَہ یعنی 100 ہاتھ (225 فُٹ) سے کم ہو، تو یہ پانی ''مستعمل'' ہو جائے گا۔ **مستعمل** پانی اگرچہ پاک ہے اور اس سے بدن یا کپڑوں پر لگی ہوئی نجاست دھوئی جاسکتی ہے لیکن **مستعمل** پانی سے وُضو یا غُسل نہیں کر سکتے۔ یُونہی اگر دُھلا ہوا ہاتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے دھونے کی نیّت سے پانی میں ڈالا جیسے کھانے کا وضو کرنے کے لیے پانی میں ہاتھ ڈالا تو بھی پانی **مستعمل** ہو جائے گا۔ **مستعمل** پانی کو طہارت کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اُس پانی میں غیر **مستعمل** پانی اس سے زیادہ ملا دیں تو سارا پانی وُضو و غُسل کے لیے بھی قابلِ استعمال ہو جائے گا۔

**کیا آپ جانتے ہیں**

دُنیا کے تمام پانیوں میں سب سے **افضل** پانی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **انگشت** مُبارکہ سے نکلا ہوا پانی ہے۔ [4] (فتاوی رضویہ، جلد 3، صفحہ 52، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

## رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو پاک اور ناپاک پانی میں اِمتیاز کرنا سکھایئے۔
٢. طلبہ / طالبات کو بتایئے کہ صرف پاک پانی سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔
٣. طلبہ / طالبات کو مُستعمل پانی کی وضاحت سمجھا دیجیے۔
٤. طلبہ / طالبات کو دہ در دہ پانی کے بارے میں سمجھایئے کہ بڑے حوض یا تالاب وغیرہ جن کی لمبائی و چوڑائی کم از کم دَہ دَر دَہ یعنی 100 ہاتھ (225 فُٹ) ہو یا اس سے زیادہ ہو، وہ دریا، سمندر یا نہر کے بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہے۔
٥. طلبہ / طالبات کو مستعمل پانی، طہارت کے قابل بنانے کا طریقہ بھی اچھی طرح سمجھا دیجیے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ پانی سے ہم کیا کیا فوائد حاصل کرتے ہیں؟

ب۔ کس کس پانی سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے؟

ج۔ مُستعمل پانی کسے کہتے ہیں؟

د۔ بہتے پانی سے کیا مُراد ہے؟

ہ۔ پانی کو ناپاک کرنے والی کوئی ایک صورت بیان کیجیے۔

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ پانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی __________ ہے۔

ب۔ ہر پانی ایسا نہیں جس سے __________ حاصل کی جاسکے۔

ج۔ مُستعمل پانی اگرچہ پاک ہے مگر اس سے __________ نہیں کر سکتے۔

د۔ __________ پانی سے بھی وضو یا غسل نہیں کیا جاسکتا۔

ہ۔ بارش، چشمے اور کُنویں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا __________ ہے۔

کیا آپ گھر، اسکول اور راستے میں ناپاک پانی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟

# نماز کی سُنّتیں اور مُستحبات

**تدریسی مقصد** • طلبہ/طالبات کو نماز کی سُنّتیں اور مُستحبات سکھانا۔

وہ تمام چیزیں جو نماز میں فرض یا واجب تو نہیں لیکن پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک عمل سے ثابت ہیں نماز کی سُنّتیں کہلاتی ہیں۔ نماز کی چند سُنّتیں یہ ہیں:

نماز شُروع کرنے سے قبل تکبیرِ تحریمہ کے لیے ہاتھ اُٹھانا اور تکبیر کے فوراً بعد مرد کے لیے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لینا نیز دورانِ قیام ثنا، تعوّذ، تسمیہ، اور سُورۂ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا سُنّت ہے۔ رُکوع و سُجود میں جاتے اور دونوں سجدوں سے اٹھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا اور رُکوع و سُجود میں تین تین بار تسبیحات پڑھنا بھی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔ اسی طرح رُکوع سے اُٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور سیدھے کھڑے ہوکر اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْد کہنا بھی سُنّت ہے۔ مرد مردانہ اور عورت زنانہ طریقے کے مُطابق ہی رُکوع، سُجود، جلسہ اور قعدہ کریں۔ التّحیّات پڑھتے وقت سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنا اور قعدۂ اخیرہ میں دُرود شریف کے بعد دُعا پڑھنا بھی سُنّت ہے۔ آخر میں پہلے سیدھی
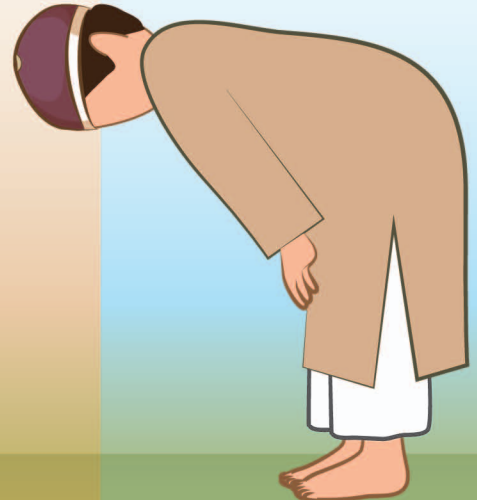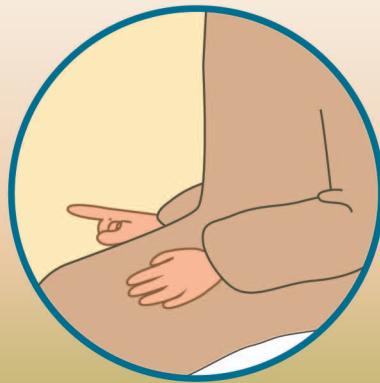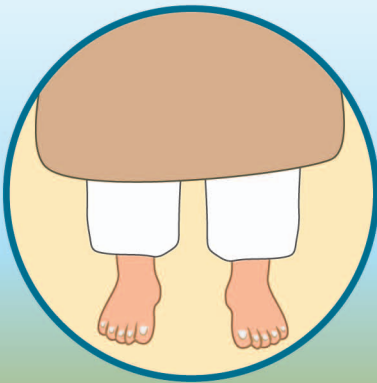
جانب اور پھر اُلٹی جانب مُنہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللہ کہنا بھی سُنّت ہے۔

وہ افعال جن کے کرنے سے نماز میں مزید حسن و خوبی آجاتی ہے۔ نماز کے مُستحبات کہلاتے ہیں۔ مثلاً دل میں نیّت ہوتے ہوئے زبان سے نیّت کے الفاظ کہہ لینا، قیام کے دوران دونوں پاؤں کے درمیان چار اُنگلی کا فاصلہ رکھنا اور سجدے کے مقام پر نگاہ رکھنا مُستحب ہے۔ اِسی طرح رُکوع میں پاؤں کے اگلے حصے پر، سجدے میں ناک پر، قعدے میں گود کی طرف اور سلام پھیرتے وقت کاندھوں پر نظر رکھنا مُستحب ہے۔ جو شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہو اس کے لیے رُکوع و سُجود میں تین سے زیادہ مرتبہ طاق عدد میں تسبیحات پڑھنا مُستحب ہے، دورانِ نماز اگر کھانسی یا جماہی آجائے تو جتنا مُمکن ہو روکنے کی کوشش کرنا بھی مُستحب ہے۔

## رہنمائے اساتذہ

١. نماز کی سُنّتیں سکھاتے وقت اساتذہ کرام کو چاہیے کہ طلبہ کو مردانہ اور طالبات کو زنانہ طریقوں پر قیام میں ہاتھ باندھنے، رُکوع اور سجدہ کرنے نیز جلسے اور قعدے میں بیٹھنے کے طریقے کی دہرائی کروائیں اور اس کے لیے اساتذہ اسلامی بھائی کتاب "نماز کے احکام" اور اساتذہ اسلامی بہنیں کتاب "اسلامی بہنوں کی نماز" سے مدد لیں۔
٢. قیام میں مرد کے لیے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا / عورت کے لیے سینے پر سیدھی ہتھیلی، اُلٹی ہتھیلی پر رکھ کر ہاتھ باندھنا سُنّت ہے۔
٣. رُکوع میں مرد کے لیے گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا اور اُنگلیاں کھلی ہوئی رکھنا / عورت کے لیے گھٹنوں پر صرف ہاتھ رکھنا اور اُنگلیاں ملی ہوئی رکھنا سُنّت ہے۔
٤. سجدے میں مرد کے لیے بازو کروٹوں سے، پیٹ رانوں سے، رانیں پنڈلیوں سے اور کلائیاں زمین سے جُدا رکھنا نیز پاؤں کی دسوں اُنگلیاں قبلہ رُو رکھنا سنّت ہے۔ عورت کے لیے سمٹ کر بازو کروٹوں سے، پیٹ رانوں سے، رانیں پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دینا سُنّت ہے۔
٥. جلسے اور قعدے میں مرد کے لیے اُلٹا پاؤں بچھا کر اِس پر اِس طرح بیٹھنا کہ سیدھا پاؤں کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا سنّت ہے۔ عورت کے لیے دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال کر اُلٹی سرین پر بیٹھنا اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا سُنّت ہے۔
٦. یہ چند سُنّتیں بیان کی گئی ہیں تفصیل کے لیے طلبہ کتاب "نماز کے احکام" اور طالبات کتاب "اسلامی بہنوں کی نماز" کا مُطالعہ کریں۔

## کیا آپ جانتے ہیں

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہوگا۔

## مدنی پھول

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے''، عرض کی گئی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز کا چور کون ہے؟ فرمایا: ''(وہ جو نماز کے) رُکوع اور سجدے پُورے نہ کرے''۔[5]

(مُسند امام احمد بن حنبل، جلد 8، صفحہ 386، حدیث 5227، دار الفکر بیروت)

**سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔**

الف۔ نماز کی سُنّتوں سے کیا مُراد ہے؟

ب۔ رُکوع و سُجود میں کتنی بار تسبیحات پڑھنا سُنّت ہے؟

ج۔ نماز کے مُستحبات کسے کہتے ہیں؟

د۔ نماز کے تین مُستحبات تحریر کیجیے۔

ہ۔ نماز کی پانچ سُنّتیں تحریر کیجیے۔

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ ثنا، تعوُّذ، تسمیہ آہستہ پڑھنا ____________ ہے۔

ب۔ التّحیّات پڑھتے وقت سیدھے ہاتھ کی ______ کی اُنگلی سے اِشارہ کرنا سُنّت ہے۔

ج۔ دل میں __________ ہوتے ہوئے زبان سے نیّت کے الفاظ کہہ لینا مُستحب ہے۔

د۔ قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان چار اُنگلی کا فاصلہ ہونا __________ ہے۔

ہ۔ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے رُکوع و سجدے میں ________ سے زیادہ مرتبہ طاق عدد میں تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

کلاس رُوم میں ایک مُقابلہ مُنعقد کیجیے جس میں مختلف طلبہ/ طالبات سے نماز کی سُنّتیں اور مُستحبات سُنیے۔ دُرست جواب دینے والے طلبہ /طالبات کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

کیا آپ نماز ادا کرتے وقت نماز کی سُنّتیں اور مُستحبات کا خیال رکھتے ہیں؟

**تدریسی مقاصد**

- روزہ کی فرضیت واہمیت سے آگاہی فراہم کرنا۔
- ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کا ذہن دینا۔

رمضانُ المبارک نزولِ قُرآن کا مہینہ ہے اِس مُبارک مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ رمضان کا مہینہ شُروع ہوتے ہی جہنّم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں۔ اِس مُبارک مہینے میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستّر گُنا کردیا جاتا ہے۔[6] روزہ دینِ اسلام کا ایک اہم رُکن ہے۔ ہر مسلمان عاقل و بالغ، مرد و عورت پر رمضانُ المبارک کے روزے فرض ہیں۔ 10 شعبانُ المُعظّم سن 2 ہجری میں مسلمانوں پر روزے فرض ہوئے۔

قُرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالی شان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 2، سورۂ بقرۃ: آیت 183)

روزے کو عربی میں ''صوم'' کہتے ہیں۔اس کے لُغوی معنی ہیں ''رُک جانا اور چُپ رہنا'' شریعت میں عبادت کی نیّت سے صُبح صادق سے غُروبِ آفتاب تک اپنے آپ کو کھانے پینے وغیرہ اور ہر اُس عمل سے روکنے کا نام روزہ ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

حدیثِ مُبارک میں روزہ کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے، حضرتِ سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کُچھ گُناہ) پہلے کرچکا ہے اُس کا کفّارہ ہوگیا۔[7] امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جس نے ماہِ رمضان کا ایک بھی روزہ خاموشی اور سُکون سے رکھا اُس کے لیے جنّت میں ایک گھر سُرخ یاقُوت یا سبز زبرجد کا بنایا جائے گا''۔[8]

روزہ رکھنے والے کو بھوک اور پیاس کی حالت میں غُرباء و مساکین کے فقر و تنگدستی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس طرح روزہ دار کے دل میں اُن کی مدد کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ روزہ بہت ساری جسمانی بیماریوں کو روکتا اور صحت میں اِضافے کا سبب بھی بنتا ہے، جیسا کہ حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجیے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جسم کو صحّت بھی عطا فرماتا ہوں اور اُس کو عظیم اَجر بھی دوں گا''۔[9] (شُعَبُ الایمان، جلد 3، صفحہ 412، حدیث 3923)

## روزے کے چند ضروری احکام درج ذیل ہیں:

- روزہ کے لیے بھی اُسی طرح نیّت شَرط ہے جِس طرح کہ نَماز، زکٰوۃ وغیرہ کے لیے ہے۔
- روزہ رکھنے کے لیے سحری کھانا مُستحب ہے۔ سحری کا آخری وقت طُلُوعِ فجر سے پہلے تک ہے۔
- تیل یا سُرمہ لگانے، مسواک کرنے، خوشبو لگانے، تُھوک نگلنے یا بُھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- اگر قے میں صرف بلغم نکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
- اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود جان بُوجھ کر مُنہ بھر قے (یعنی اتنی اُلٹی جسے بلا تکلف نہ روکا جاسکے) کی اور قے میں کھانا، پانی وغیرہ نکلا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- بلا اختیار مُنہ بھر قے آگئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر اُس میں سے چنے کے برابر بھی واپس حلق میں لوٹا دی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور چنے سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹا۔
- جان بُوجھ کر کھانے پینے یا ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹُوٹ جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مسلمانوں پر یہ خُصوصی انعام ہے کہ اس مُبارک مہینے میں روزانہ عشاء کی نماز کے ساتھ 20 رکعات نمازِ تراویح بھی ادا کی جاتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تراویح کی نماز ادا فرمائی اور اسے پسند بھی فرمایا چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: "جو ایمان و طلبِ ثواب کے سبب سے رمضان میں قیام کرے اُس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیے جائیں گے"۔ 20 رکعات نماز تراویح ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت کے لیے ماہِ رمضان کی ہر رات میں پڑھنا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔

رَمضان المبارک کی ایک پیاری عبادت اعتکاف بھی ہے۔اعتکاف کے لُغوی معنیٰ ہیں ''دھرنا دینا''یعنی اعتکاف کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُس کی عبادت کے لیے دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے۔ اُس کی یہی دُھن ہوتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہوجائے۔ [10] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ [11]

رمضان کے پُورے عشرہ اخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت اعتکاف کی نیّت سے مسجد میں ہو، اور تیسویں کے غروب کے بعد یا اُنیتس کو چاند ہونے کے بعد مسجد سے نکلے۔ اگر بیسویں تاریخ کو بعد نماز مغرب نیّت اعتکاف کی تو سُنّتِ مؤکدہ ادا نہ ہوئی اور یہ اعتکاف سُنّت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ ہوگئے۔ [12]

امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں (دس دن کا) اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عُمرے کیے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ،نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ (بھی) اعتکاف کرتی رہیں۔

کثیر مسلمان اس مُبارک سُنّت پر عمل کر کے مسجدوں میں اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اسلامی بہنیں اپنے گھر میں ہی نماز کے لیے مخصوص کی گئی جگہ پر مسجد بیت میں اعتکاف کریں۔

## یاد رکھنے کی باتیں

- ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر رمضانُ المبارک کے روزے رکھنا فرض ہیں۔
- رمضان المبارک کی ہر رات میں 20 رکعات نمازِ تراویح ادا کرنا سُنّتِ مؤکدہ ہے۔
- اعتکاف ماہِ رمضانُ المبارک کی بہت پیاری عبادت ہے۔
- رمضانُ المبارک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستّر گُنا کر دیا جاتا ہے۔
- جان بُوجھ کر کھانے پینے یا ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹُوٹ جاتا ہے۔

## سوچ کر بتائیے

قُرآنِ مجید رمضانُ المبارک کی کون سی شب میں نازل ہوا؟

## کیا آپ جانتے ہیں

حضرت سیّدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام روزانہ روزہ دار رہتے تھے۔[13] اور حضرت سیّدنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔[14]

رمضانُ المبارک میں سحری و افطار کے وقت دُعا قبول کی جاتی ہے۔

## رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ / طالبات کو کتاب کی مدد سے روزے کی اہمیت و فضیلت سے آگاہ کر کے پابندی کے ساتھ روزے رکھنے کا ذہن دیجیے۔
2. طلبہ / طالبات کو اُن باتوں سے آگاہ کیجیے جن سے روزہ ٹُوٹ جاتا ہے۔
3. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ مُنہ بھر قے سے مراد یہ ہے کہ اتنی مقدار میں اُلٹی ہو جائے جس کا روکنا مُمکن نہ ہو۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ روزہ کی تعریف بیان کیجیے۔

ب۔ روزہ کن لوگوں پر فرض کیا گیا ہے؟

ج۔ روزے کی فرضیت کے بارے میں کوئی ایک آیت مُبارکہ اور اس کا ترجمہ لکھیے۔

د۔ روزہ رکھنے والوں کے لیے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا خُوشخبری سُنائی ہے؟

ہ۔ روزے کی فضیلت پر ایک حدیث بیان کیجیے۔

و۔ تراویح کی نماز کیا ہے اس کی کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟

## سوال نمبر ۲: روزہ توڑنے والی تین باتیں تحریر کیجیے۔

## سوال نمبر ۳: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ روزے کو عربی میں ______________ کہتے ہیں۔

ب۔ ماہِ رمضانُ المبارک شروع ہوتے ہی جہنّم کے دروازے ______ کر دیے جاتے ہیں۔

ج روزہ رکھنے والے کو بھوک اور پیاس کی حالت میں ________ کے فقر و تنگدستی کا اندازہ ہوتا ہے۔

د روزہ کے لیے بھی اُسی طرح نیّت شرط ہے جِس طرح کہ ______، ______ وغیرہ کے لیے ہے۔

ہ۔ اعتکاف کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اُس کی _____ کے لیے دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے۔

## سوال نمبر ۴ :اشارے پہچان کر جواب دیجیے۔

**الف:** ا۔ نمازِ تراویح ۲۔ تین عشرے ۳۔اعتکاف۔ ۴۔ نُزولِ قُرآن

کون سا مہینہ ذہن میں آتا ہے؟

**ب:** ا۔ سُنّت موکدہ۔ ۲۔ رمضانُ المبارک۔ ۳۔20 رکعات۔ ۴۔ نمازِ عشاء

کون سی نماز ذہن میں آتی ہے؟

## سوال نمبر ۵: جی ہاں اور جی نہیں میں جواب دیجیے۔

- روزے کو عربی میں صوم کہتے ہیں۔ ____________
- جنّت میں آٹھ دروازے ہیں۔ ____________
- نمازِ تراویح میں 16 رکعت ادا کی جاتی ہے۔ ____________
- ماہ شوال نزولِ قُرآن کا مہینہ ہے۔ ____________
- جان بوجھ کر مُنہ بھر قے کرنے سے روزہ ٹُوٹ جاتا ہے۔جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ ____________

کیا آپ رمضانُ المبارک کا احترام کرتے ہوئے بُرے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟

باب چہارم
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

# ہجرتِ مدینہ

**تدریسی مقاصد**

- ہجرتِ مدینہ کے اسباب سے آگاہی فراہم کرنا۔
- مسجدِ قُبا اور مسجدِ جُمعہ کی تعمیر کے بارے میں بتانا۔
- صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی جاں نثاری کے بارے میں بتانا۔

مسلمانوں کی جانب سے پیش کی جانے والی اسلام کی دعوت پر تیزی کے ساتھ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے تھے کُفّارِ قریش اسلام اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کا سلسلہ مزید تیز کر دیا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا مکۂ مکرمہ میں رہنا مُشکل ہو گیا۔ قُریش کے مظالم سے محفوظ رہنے کے لیے پیارے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو مدینے کی جانب ہجرت کرنے کی اجازت عطا فرما دی۔ کُفّارِ مکہ نے جب یہ دیکھا کہ مسلمان اپنا سب کچھ چھوڑ کر مدینے کی جانب ہجرت کر رہے ہیں تو وہ مسلمانوں کے خلاف مزید سازشیں کرنے لگے۔

ایک رات مُختلف قبیلوں کے سردار جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ مسلمانوں کو کس طرح اسلام کی تبلیغ سے روکا جائے۔ اس سلسلے میں ہر ایک نے اپنی رائے پیش کی۔ ابو جہل نے یہ مشورہ دیا
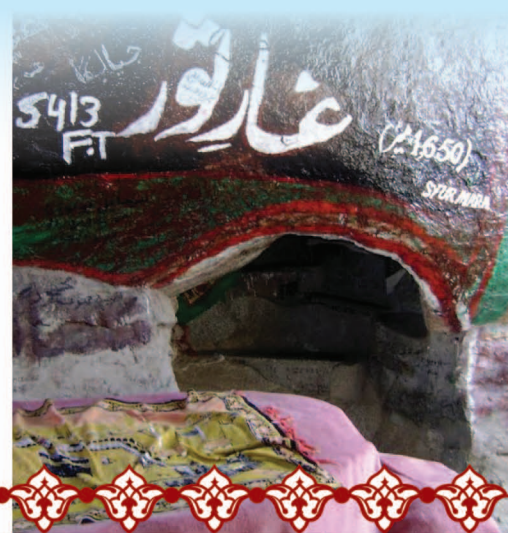
کہ ہر قبیلے سے ایک ایک نوجوان جو تلوار چلانے میں خُوب ماہر ہو، تلاش کیا جائے پھر سب نوجوان ایک ساتھ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر حملہ کر کے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنھیں شہید کر دیں۔ اِس طرح قتل کی ذمہ داری کسی ایک شخص پر نہیں بلکہ تمام قبائل پر آئے گی اور بنو ہاشم تنہا سارے قبیلوں سے لڑ نہ سکیں گے چنانچہ صُلح یا دِیَت پر معاملہ ختم ہو جائے گا۔ ابو جہل کی یہ رائے سب کو پسند آئی اور اس پر عمل کرنے کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔

اُدھر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حُکم لے کر حاضر ہوئے کہ اے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آج رات آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جائیں۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ہجرت کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! مجھے بھی اپنے ساتھ چلنے کی سعادت عطا فرما دیجیے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی درخواست منظور فرمالی۔

کفّارِ مکہ نے اپنے منصوبے کے مطابق آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کو گھیر لیا اور انتظار کرنے لگے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سو جائیں تو اُن پر قاتلانہ حملہ کیا جائے۔ اُس وقت گھر میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ صرف حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تھے۔ کافروں کی بہت سی امانتیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر میں موجود تھیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا کہ تم میری چادر اوڑھ کر میرے بستر پر سو جاؤ اور صبح تمام امانتیں اُن کے مالکوں کو واپس کر کے مدینے چلے آنا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مُبارک میں تھوڑی سی خاک اُٹھائی اور سورۂ یٰسٓ کی تلاوت

فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ کُفّار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کو گھیرے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُفّار کی طرف خاک پھینکتے ہوئے اُن کے درمیان سے نکل کر تشریف لے گئے۔ یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا معجزہ تھا کہ سب کافر گویا اندھے ہو گئے اور کسی کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تشریف لے جانے کی کچھ خبر نہ ہو سکی۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ "غارِ ثور" کی جانب تشریف لے آئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہلے خود غار میں داخل ہوئے اور غار کی صفائی کرتے ہوئے اپنے کپڑوں کے ٹکڑے کر کے غار کے تمام سُوراخوں کو بند کیا۔ پھر حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غار کے اندر تشریف لے گئے اور حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک سُوراخ کو اپنی ایڑی سے بند کر رکھا تھا۔ اتّفاق سے اُسی سُوراخ کے اندر ایک سانپ موجود تھا۔ سانپ نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاؤں پر کاٹا مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس خیال سے پاؤں نہیں ہٹایا کہ کہیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آرام میں خَلل نہ پڑ جائے۔ درد کی شدّت کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آنسو نکل کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور پر پڑے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بیدار ہو گئے اور پوچھا اے ابو بکر! کیا ہوا؟ عرض کیا یا رسول اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ یہ سُن کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کے زخم پر اپنا لُعاب مبارک لگایا جس سے سارا درد جاتا رہا۔

اُدھر کفّار کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تشریف لے جانے کی اطّلاع ملی تو وہ بڑے حیران

ہوئے اور اُنھوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش شروع کر دی۔ کچھ کافر ڈُھونڈتے ڈُھونڈتے غار ثور تک پہنچ گئے مگر خُدا کی قُدرت کہ غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا تھا اور کنارے پر کبوتری نے انڈے دے دیے تھے۔ یہ دیکھ کر کفّار آپس میں کہنے لگے، اگر اِس غار میں کوئی انسان داخل ہوتا تو نہ مکڑی کا جالا باقی بچتا اور نہ کبوتری کے انڈے، یہ سوچ کر وہ لوگ وہاں سے چل دیے۔

چوتھے دن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غار ثور سے باہر تشریف لائے اور ایک اُونٹنی پر سوار ہو کر آگے کی جانب روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ مُنوّرہ سے کچھ فاصلے پر قُبا کے مقام پر قیام فرمایا اور یہاں ایک مسجد بھی تعمیر فرمائی جس کا نام مسجد قُبا رکھا گیا۔ مسجد قُبا کی تعمیر کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُبا سے شہر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں قبیلۂ بنی سالم کی مسجد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی بار نمازِ جُمعہ ادا فرمائی۔ یہی وہ مسجد ہے جو آج ''مسجدِ جُمعہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ مدینے شریف سے کئی عاشقانِ رسُول آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے حاضر ہو گئے تھے۔ بالآخر پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے جاں نثاروں کی ہمراہی میں مدینہ مُنوّرہ پہنچ گئے۔

## رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو بتائیے کہ اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا ''ہجرت'' کہلاتا ہے۔

٢. طلبہ / طالبات کو ہجرتِ مدینہ کے اسباب سے مکمّل آگاہی فراہم کیجیے۔ (مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب سیرتِ مصطفٰی سے مدد لیجیے)

٣. طلبہ / طالبات کو ہجرت کی رات حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی اور غارِ ثور میں حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جاں نثاری کا واقعہ سُنا کر ناموسِ رسالت پر قربانی کا ذہن دیجیے۔

## یاد رکھنے کی باتیں

- کفّارِ مکہ کے بڑھتے ہوئے ظلم و ستم دیکھ کر پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مدینے کی جانب ہجرت کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔
- ہجرت کی رات حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُکم پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حجرۂ مبارک میں قیام فرمایا تھا۔
- حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُعاب مُبارک لگنے کی برکت سے حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سارا درد جاتا رہا۔
- حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ مُنوّرہ سے کچھ فاصلے پر قُبا کے مقام پر مسجدِ قُبا تعمیر فرمائی۔
- حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبیلۂ بنی سالم کی مسجد میں پہلی بار نمازِ جُمعہ ادا فرمائی۔ یہ مسجد ''مسجدِ جُمعہ'' کے نام سے مشہور ہے۔

## مدنی پھول

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کا مفہُوم ہے، ''تم میں سے کوئی اُس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے اُس کے مال، جان اور اولاد سے زیادہ محبُوب نہ ہو جاؤں''۔ [15]

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ ہجرت سے کیا مُراد ہے؟

ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ سے مدینہ کیوں ہجرت فرمائی؟

ج۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کیسے فرمائی؟

د۔ گھیراؤ کرنے والے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تشریف لے جانے سے بے خبر کیوں رہ گئے؟

ہ۔ ہجرتِ مدینہ کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ ہجرت کی رات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ____________ میں تشریف لے گئے۔

ب۔ ابو جہل کے مشورے پر ہر قبیلے سے ایک ایک ماہر ____________ چُن لیا گیا۔

ج۔ ____________ رات حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُجرۂ مُبارک میں قیام فرمایا تھا۔

د۔ غارِ ثور میں ایک ____________ نے حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کاٹ لیا تھا۔

ہ۔ مدینہ مُنوّرہ سے کچھ فاصلے پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ____________ کے مقام پر قیام فرمایا۔

### فکرِ مدینہ

کیا آپ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کے بارے میں مطالعہ کرنے کے لیے کوئی وقت مُقرّر کیا ہے؟

**تدریسی مقاصد**

- طلبہ / طالبات کو مدینے آمد پر حضور صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے والہانہ استقبال کے بارے میں بتانا
- انصار کے جذبۂ ایثار کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا۔
- میثاق مدینہ کے اسباب و ثمرات کے بارے میں بتانا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب قُبا سے شہرِ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کی خبر عام ہو چکی تھی۔ ہر طرف سے لوگ استقبال کے لیے حاضر ہو گئے۔ شہر قریب آیا تو مدینہ کی خواتین آپ کے استقبال کے لیے چھتوں پر چڑھ گئیں۔ مدینے کی ننّھی بچیاں بھی آپ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کی خوشی میں جُھوم جُھوم کر **طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا** پکار رہی تھیں۔ ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ حضور صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے گھر قیام فرمائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے حضرت سیّدُنا ابو ایّوب انصاری رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہُ کے مکان کے قریب حضور صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُونٹنی بیٹھ گئی اور آپ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن ہی کے مکان پر قیام فرمایا۔
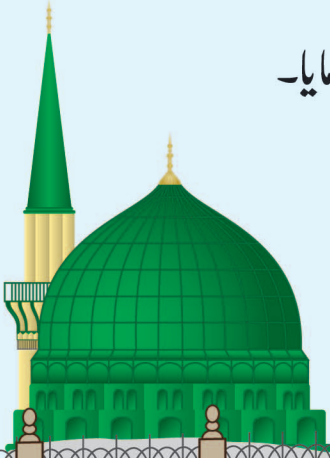
مدینہ مُنوّرہ میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں مسلمان باجماعت نماز پڑھ سکیں اِس لیے مسجد کی تعمیر نہایت ضروری تھی۔ حضرت سیِّدُنا ابو ایّوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے مکان کے قریب ایک باغ تھا۔ یہ باغ دو یتیم بچّوں کا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن دونوں یتیم بچّوں کو بلایا اور کچھ رقم دے کر باغ خریدنے کی بات کی۔ یتیم بچّوں نے مسجد کے لیے زمین مُفت دینی چاہی مگر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس بات کو پسند نہ فرمایا اور حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے مال سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کی قیمت ادا فرمادی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مُبارک سے مسجد کی بُنیاد رکھی۔ اِس مسجد کی تعمیر میں صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے ساتھ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی شریک ہوئے۔ کچّی اینٹوں اور کھُجور کے تنوں کی مدد سے تعمیر ہونے والی اِسی مسجد کا نام ''مسجدِ نبوی شریف'' ہے۔

اہلِ مدینہ نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا نہ صرف والہانہ استقبال کیا بلکہ ہجرت کرنے والے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی بھرپور مدد بھی کی۔ جو لوگ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے وہ ''مُہاجرین'' اور جن خوش نصیبوں نے اُن کی مدد کی وہ ''انصار'' کہلائے۔ مکہ سے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے پاس نہ کوئی مال و دولت تھا نہ کوئی ساز و سامان۔ حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرین و انصار کے درمیان ''مُوَاخات'' یعنی بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔ چنانچہ ایک دن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُہاجرین و انصار کو جمع کرکے اُن میں سے ایک ایک مُہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنادیا۔

اس موقع پر انصار نے جس ایثار و قُربانی کا مظاہرہ کیا تاریخ میں اُس کی مثال نہیں ملتی۔ ہر انصاری اپنے مُہاجر بھائی کو اپنے ساتھ لے گیا اور اپنا آدھا مال اپنے مُہاجر بھائی کو دے دیا۔ کھیتوں، باغات اور مکانات میں سے بھی انصار نے آدھا حصّہ اپنے مُہاجر بھائیوں کو پیش کر دیا۔ لیکن مُہاجرین بھی انصار پر بوجھ بننا نہیں چاہتے تھے۔ اُنھوں نے تجارت اور محنت مزدوری شروع کر دی اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے مُہاجرین اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے۔

مدینہ میں انصار کے علاوہ بہت سے یہودی بھی آباد تھے۔ اُن یہودیوں کے تین قبیلے بنو قینقاع، بنو نضیر، بنو قریظہ مدینے کے اطراف میں آباد تھے۔ ہجرت سے پہلے یہودیوں اور انصار میں ہمیشہ اختلاف رہتا تھا اور وہ اختلاف اب بھی موجود تھا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہودیوں اور مسلمانوں کے آئندہ تعلقات کے بارے میں ایک معاہدے کی ضرورت محسوس فرمائی تا کہ دونوں فریق آپس میں امن و سکون کے ساتھ رہیں اور آپس میں کوئی ٹکراؤ نہ ہونے پائے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار اور یہود کو بلا کر معاہدہ کی ایک دستاویز لکھوائی جس پر دونوں فریقوں کے دستخط بھی ہوئے۔ اس معاہدے کو "میثاقِ مدینہ" کہتے ہیں۔ میثاق کے معنی عہد کے ہیں۔

### میثاق کے چند نکات یہ ہیں:۔

- خون بہا اور فدیہ کا جو طریقہ پہلے سے چلا آتا تھا وہ اب بھی قائم رہے گا۔
- یہودیوں کو مذہبی آزادی حاصل رہے گی۔
- یہودی اور مسلمان آپس میں دوستانہ برتاؤ رکھیں گے۔
- یہودی یا مسلمانوں کو کسی سے لڑائی پیش آئے تو ایک فریق دوسرے کی مدد کرے گا۔

- اگر مدینے پر کسی نے حملہ کیا تو دونوں فریق مل کر حملہ کرنے والے کا مُقابلہ کریں گے۔
- کوئی فریق قُریش اور اُن کے مدد گاروں کو پناہ نہیں دے گا۔
- کسی دُشمن سے اگر ایک فریق صُلح کرے گا تو دوسرا فریق بھی اُس مصالحت میں شامل ہو گا لیکن مذہبی لڑائی اس سے مستثنیٰ رہے گی۔

## یاد رکھنے کی باتیں

- مدینہ منورہ میں حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مُبارک سے جس مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس کا نام ''مسجدِ نبوی شریف'' ہے۔
- حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُہاجرین و انصار کے درمیان ''مُؤاخات'' کا رشتہ قائم کیا۔
- مدینے کے ہر انصاری نے اپنا آدھا مال اپنے مُہاجر بھائی کو دے دیا۔
- میثاقِ مدینہ یہودیوں اور انصار کے درمیان طے پایا تھا۔

## مدنی پھول

حضرت سیّدنا ابو ایّوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میز بان رسُول بھی کہا جاتا ہے۔

## رہنمائے اساتذہ

1. اہل مدینہ کی حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے والہانہ محبّت کے بارے میں طلبہ / طالبات کو بتایئے۔
2. مُؤاخات مدینہ کے واقعے کی مدد سے طلبہ / طالبات کو یہ ذہن دیجیے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ہمیں مُشکل و پریشانی میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

حضرت سیّدنا ابو ایّوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مکان دراصل نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ہی مکان تھا جو ایک ہزار سال پہلے یمن کے ایک بادشاہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے تعمیر کروایا تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام ایک خط بھی لکھا تھا جو نسل در نسل حضرت سیّدنا ابو ایّوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچا تھا۔[16]

**سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔**

الف۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ میں آمد پر اہلِ مدینہ نے کس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا استقبال کیا؟

ب۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُونٹنی کس جگہ ٹھہری؟

ج۔ مسجدِ نبوی کہاں اور کیسے تعمیر ہوئی؟

د۔ مُواخات سے کیا مُراد ہے؟

ہ۔ انصار نے مُہاجرین کے لیے کیا قُربانیاں پیش کیں؟

و۔ میثاقِ مدینہ سے کیا مُراد ہے؟ اس کے چند نکات بیان کیجیے۔

## سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے۔

الف۔ دو یتیم بچّوں کے باغ کی جگہ پر کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟

ب۔ حُضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینے میں کون سا رشتہ قائم کیا؟

ج۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے یہودیوں اور انصار کے درمیان جو مُعاہدہ کروایا اُس کا نام کیا تھا؟

د۔ مدینے میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے کس صحابی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے مکان پر قیام فرمایا؟

## سوال نمبر ۳: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ________ سے مسجدِ نبوی شریف کی بنیاد رکھی۔

ب۔ مسجدِ نبوی شریف کچی اینٹوں اور ________ کی مدد سے تیار کی گئی تھی۔

ج۔ جو لوگ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے وہ ________ کہلائے۔

د۔ حُضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرین و انصار کے درمیان ________ یعنی بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔

ہ۔ میثاق کے معنی ________ کے ہیں۔

### سوچ کر بتائیے

اگر خُدانخواستہ کبھی آپ کے شہر یا ملک میں لوگ کسی پریشانی مثلاً شدید بارش، سیلاب یا کسی ناگہانی آفت میں مُبتلا ہو جائیں تو آپ کس طرح اُن لوگوں کی مدد کریں گے؟

# غَزواتِ نبوی

**تدریسی مقاصد**

- طلبہ/طالبات کو غَزوہ اور سریہ کے مفہوم سے آگاہ کرنا۔
- غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق کا مختصر حال بیان کرنا۔

غزوہ اُس جنگ کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے ساتھ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی شریک ہوئے۔ ' سریہ ' سے مُراد وہ جنگ ہے جس میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود شرکت نہیں کی بلکہ کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو سپہ سالار بنا کر لشکر روانہ فرمایا۔ غزوات کی تعداد 27 جبکہ سرایا کی تعداد 47 ہے۔ اُن غزوات و سرایا کا آغاز سن 2 ہجری میں ہوا جن کا مقصد کُفّار کو تبلیغِ اسلام اور احکامِ اسلام کی بجا آوری میں مداخلت سے روکنا تھا۔ آیئے چند غزوات کا اجمالی مطالعہ کرتے ہیں۔

# الف: غزوہ بدر

کُفّارِ مکہ کی طرف سے شر انگیزیوں کا سلسلہ جاری تھا۔ ایک دن مسلمانوں کو خبر ملی کہ کُفّارِ مکہ کا ایک تجارتی قافلہ ملکِ شام سے واپس مکہ آرہا ہے۔ مسلمانوں نے یہ حکمتِ عملی طے کی کہ کُفّار کے قافلے کا راستہ روک کر اُنھیں صُلح پر مجبور کیا جائے چنانچہ مسلمانوں کا ایک مختصر سا قافلہ روانہ ہوا۔ اس قافلے کے شرکا کے پاس نہ زیادہ ہتھیار تھے نہ راشن کی بڑی مقدار کیونکہ مسلمانوں کو تو یہ اندازہ بھی نہ تھا کہ ہمیں کسی بڑی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کُفّار کو یہ خبر ملی تو اُنھوں نے ایک بہت بڑا لشکر مسلمانوں سے مقابلے کے لیے میدان بدر میں جمع کرلیا۔ "بدر" مدینہ منوّرہ سے اسّی میل دور ایک گاؤں کا نام ہے۔

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو معاملے کی نزاکت کا علم ہوا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کو جمع کر کے صورت حال سے آگاہ کیا۔ اُدھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہو چکی تھی جس میں مسلمانوں کو کُفّار کے ساتھ جہاد کی اجازت دے دی گئی تھی۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان میں سے ہر ایک شوقِ شہادت میں کُفّار سے جنگ کے لیے تیار تھا۔

17 رمضانُ المُبارک سن 2 ہجری جمعہ کی صبح آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے مجاہدینِ اسلام کی صف بندی فرمائی۔ اس وقت مسلمانوں کی کل تعداد 313 تھی۔ اس لشکر میں صرف دو گھوڑے، ستّر اُونٹ، چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں۔ جب کہ کُفّار ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو چکے تھے۔ اُس وقت آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رو رو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کر رہے تھے "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تو نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا ہے آج اُسے پورا فرمادے"۔ کبھی سجدے میں گر کر یوں فریاد کرتے "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر

یہ چند مسلمان بھی شہید ہو گئے تو پھر قیامت تک اس سر زمین پر تیری عبادت کرنے والے نہ رہیں گے"۔

میدانِ جنگ میں مُجاہدین اسلام اور لشکرِ کُفّار کے درمیان جنگ شروع ہو چکی تھی۔ اِبتدا میں ایک ایک دو دو افراد مُقابلے کے لیے آمنے سامنے آتے رہے اور پھر دونوں فوجوں کے درمیان شدّت کی لڑائی ہونے لگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے آسمان سے پانچ ہزار فرشتوں کا لشکر اُتار دیا۔ فرشتے کسی کو نظر نہ آتے تھے لیکن کُفّار کے بدن پر کوڑوں کی ضربیں لگ رہی تھیں، کہیں بغیر تلوار مارے کُفّار کے سر کٹتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے بھیجے ہوئے فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کی جارہی تھی۔

اِس جنگ میں مسلمانوں کو فتحِ مُبین یعنی کُھلی فتح نصیب ہوئی اور کُفّار قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ سرداروں کی ہلاکت سے کُفّار مکہ ہتھیار ڈال کر بھاگنے لگے۔ مسلمانوں نے کُفّار کے ستّر آدمی قتل اور ستّر آدمی گرفتار کیے۔ باقی کُفّار اپنا سامان چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ کُفّارِ مکہ کو ایسی عبرتناک شکست ہوئی کہ اُن کی فوجی طاقت ختم ہو کر رہ گئی۔ جنگِ بدر میں کُل 14 مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے جن میں سے چھ مُہاجر اور آٹھ انصار تھے۔

## ب: غزوۂ اُحد

"اُحد" ایک پہاڑ کا نام ہے۔ سن 3 ہجری میں اسی پہاڑ کے دامن میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان غزوۂ اُحد پیش آیا۔ جنگِ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں والی ہونے شکست کا بدلہ لینے کے لیے کُفّار نے ایک بار پھر جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں چنانچہ کُفّار نے تین ہزار کا ایک بڑا لشکر تیار کیا جن میں سات سو زرہ پوش جوان، دو سو گھوڑے، تین ہزار اُونٹ شامل تھے۔ کُفّار کا یہ لشکر ابوسُفیان کی قیادت میں مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور میدانِ اُحد میں پہنچ گیا۔

حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خبر ملی تو آپ بھی ایک ہزار مُجاہدین کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ راستے میں عبد اللہ بن اُبَی جو مُنافقوں کا سردار تھا اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ واپس چلا گیا۔ اب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لشکر میں صرف سات سو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ رہ گئے، جن میں صرف ایک سو زرہ پوش تھے۔ میدانِ اُحد میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنگ کے لیے صف بندی فرمائی۔ اُحد پہاڑ کو لشکر کے پیچھے رکھا۔ اس پہاڑ میں ایک درہ (تنگ راستہ) تھا جس سے گزر کر کُفّار مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کر سکتے تھے، اس لیے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کی حفاظت کے لیے اُس درّے پر پچاس تیر اندازوں کا ایک دستہ مقرر فرما دیا اور یہ حُکم دیا کہ چاہے ہمیں فتح ملے یا شکست، تم لوگ اپنی اس جگہ سے اُس وقت تک نہ ہٹنا جب تک میں تمھیں حُکم نہ دوں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی لشکر کا جھنڈا حضرت مُصعب بن عُمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عطا فرما دیا۔

دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمانوں نے نہایت ہی جرأت و بہادری کے ساتھ کُفّار کے لشکر کا مقابلہ کیا۔ مسلمان مُجاہدین پُر جوش انداز میں شہادت کا شوق دل میں لیے دُشمن کی صفوں

میں جا گُھسے اور دیوانہ وار کافروں کو قتل کرنے لگے۔ اس موقع پر کُفّار کے کئی جوان مارے گئے ۔ آخر کار مُشرکین کے پاؤں اُکھڑ گئے اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ یہ دیکھ کر درّے پر مقرّر کیے گئے تیر انداز یہ سمجھے کہ جنگ ختم ہوگئی ہے اس لیے وہ لوگ اپنی جگہ چھوڑ کر مالِ غنیمت جمع کرنے لگے۔ خالد بن ولید (جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے) پہاڑ کی بُلندی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُنھوں نے فوراً ہی درّے کے راستے سے فوج لاکر مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کر دیا۔ یہ دیکھ کر بھاگے ہوئے کُفّار کا لشکر بھی پلٹ آیا۔ آگے پیچھے دونوں طرف سے کُفّار کے حملے کی وجہ سے کئی مسلمان زخمی اور بعض شہید بھی ہوگئے ان میں لشکرِ اسلام کے علم بردار حضرت مُصعب بن عُمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی شامل تھے۔

حضرت سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ جبیر بن مطعم نے اپنے حبشی غُلام کو لالچ دیا کہ اگر تو حمزہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو قتل کر دے تو میں تجھے آزاد کر دوں گا۔ چنانچہ وہ حبشی غُلام ایک چٹان کے پیچھے چھُپ گیا۔ حضرت سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے ہی اُس طرف سے گُزرے حبشی غُلام نے اپنا نیزہ پھینک کر مارا جو حضرت سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ناف کے مقام پر لگا اور پُشت سے پار ہوگیا۔ حضرت سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زخمی حالت میں تلوار لے کر اُس کی طرف بڑھے لیکن شدید زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے زمین پر تشریف لے آئے اور شہید ہوگئے۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دو دندانِ مبارک کے کنارے بھی اس موقع پر شہید ہوئے۔

اس جنگ میں مسلمانوں کو جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ ستّر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ تیس کُفّار بھی نہایت ذلّت کے ساتھ قتل کر دیے گئے۔

## ج: غزوۂ خندق

جنگ اُحد میں مسلمانوں کا جانی نقصان بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کُفّار قریش کے حوصلے بلند ہو گئے تھے۔ سن 5 ہجری میں عرب کے مختلف قبائل کے سرداروں نے پھر مسلمانوں کے خلاف سازش تیار کی۔ چنانچہ کئی قبائل نے مل کر ایک بڑا لشکر تیار کیا جس کی تعداد دس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ ابو سُفیان کو اُس لشکر کا سپہ سالار بنا دیا گیا۔

جب حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ خبر ملی تو حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مشورے سے اس حملے کا مقابلہ کرنے اور مسلمانوں کی حفاظت کے لیے خندق کھودنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مبارک سے خندق کی حد بندی فرمائی اور دس دس آدمیوں پر دس دس گز زمین تقسیم فرما دی اور تقریباً بیس دن میں یہ خندق تیار ہو گئی۔ خندق تیار ہو جانے کے بعد عورتوں اور بچّوں کو مدینہ کے محفوظ قلعہ میں جمع کر دیا گیا اور تین ہزار انصار و مُہاجرین کی فوج کے ساتھ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ سے نکل کر سَلَع پہاڑ کے دامن میں تشریف لے آئے۔

کُفّار قریش اور ان کے اتّحادی بھر پور حملہ کرنے کے لیے تین جانب سے مسلمانوں کی طرف بڑھے مسلمان مجاہدین بھی کُفّار کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھے۔ اس موقع پر مسلمانوں کی حکمت عملی کام آ گئی اور کُفّار خندق کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکے لیکن اُن لوگوں نے شہر مدینہ کا گھیراؤ کر لیا۔ تقریباً ایک مہینے تک کُفّار شہر کے گرد گھیرا ڈالے پڑے رہے۔ دوسری طرف بنو قریظہ (مدینے کے یہودیوں) نے مسلمانوں کو خوراک کی فراہمی بند کر دی تھی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کو سخت آزمائش کا سامنا تھا۔

ایک دن حُضور صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دُعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے کتاب نازل فرمانے والے! تو کُفّار کے لشکر کو شکست دے دے، اے اللہ! اِن کو شکست دے اور انھیں جھنجھوڑ دے۔ دعائے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اثر یہ دیکھنے میں آیا کہ اچانک کُفّار کے لشکر پر ایسی طوفان خیز آندھی چلی کہ دیگیں چولھوں سے اُلٹ پلٹ گئیں، خیمے اُکھڑ گئے اور کافروں پر ایسی وحشت طاری ہوئی کہ بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ لشکرِ کفّار کے بھاگ جانے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بنو قریظہ کا محاصرہ فرمالیا اور تقریباً ایک مہینہ تک یہ محاصرہ جاری رہا آخر کار تنگ آکر یہودیوں نے درخواست پیش کی کہ حضرت سیّدنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ ہمارے بارے میں جو فیصلہ کریں وہ ہمیں منظور ہے۔ حضرت سیّدنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ''لڑنے والے فوجیوں کو قتل کر دیا جائے، عورتوں اور بچّوں کو قیدی بنایا جائے اور یہودیوں کا مال و اسباب مجاہدین میں تقسیم کر دیا جائے۔'' حضور صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ فیصلہ سُن کر ارشاد فرمایا: بلاشُبہ اُن کے بارے میں تم نے وہی فیصلہ سنایا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ ہے اور پھر اُسی فیصلے کے مطابق عمل کیا گیا۔ اس طرح شریر اور بد عہد قبیلے سے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے نجات مل گئی۔

غزوۂ خندق میں مسلمانوں کا جانی نقصان بہت ہی کم ہوا یعنی صرف چھ مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے۔ قبیلۂ اوس کے سردار حضرت سیّدُنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ اس جنگ میں زخمی ہو گئے تھے، بعد میں اِسی زخم میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ کی شہادت ہو گئی۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُ کی موت سے عرشِ الٰہی ہل گیا۔ اُن کے جنازے میں ستّر ہزار ملائکہ حاضر ہوئے۔ جب اُن کی قبر کھودی گئی تو اس سے مُشک کی خُوشبُو آرہی تھی۔

- غزوہ بدر میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دُشمن ابو جہل، اُمیّہ بن خلف، عُتبہ اور شیبہ سمیت کفّار قُریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تھے۔
- غزوہ اُحد میں حضرت سیّدُنا حنظلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہوئے، اُنھیں شہادت کے بعد فرشتوں نے غسل دیا تھا۔
- غزوہ خندق کا دُوسرا نام غزوہ احزاب بھی ہے۔

## مدنی پھول

ایک بار پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرتِ سیّدنا ابو بکر صِدّیق، حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ (خوشی کے مارے) ہلنے لگا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ۔ اُحد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔[17]

## رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ / طالبات کو سبق کی مدد سے غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق کے بارے میں مزید تفصیلات بتائیے۔ (سیرت مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ سے مدد لیجیے)
2. طلبہ / طالبات کو یہ ذہن دیجیے کہ ہمیں دین کی سربُلندی کے لیے ہر قسم کی قُربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ غزوہ اور سریہ سے کیا مُراد ہے؟

ب۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج۔ غزوۂ بدر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کی کس طرح مدد فرمائی؟

د۔ غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کا زیادہ جانی نُقصان کیوں ہوا؟

ہ۔ غزوۂ خندق میں مسلمانوں کو کس طرح فتح حاصل ہوئی؟

## سوال نمبر ۲: اشاروں کی مدد سے غزوات کے نام لکھیے۔

الف۔ (۱) 313 مسلمان (۲) 17 رمضانُ المبارک (۳) فتحِ مُبین (۴) ابو جہل

ب۔ (۱) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (۲) خندق (۳) ایک ماہ (۴) طوفان

غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق کے مُتعلّق مندرجہ ذیل معلومات تحریر کیجیے۔

(۱) غزوے کا مقام (۲) اسلامی لشکر کی تعداد (۳) کس کو فتح ملی

(۴) شہدائے اسلام کی تعداد (۵) مرنے والے کافروں کی تعداد

# باب پنجم

# اخلاق وآداب

# والدین کی خدمت

**تدریسی مقاصد**

- طلبہ / طالبات کو والدین کے مقام اور حُقُوق سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ و طالبات کو والدین کی خدمت کا ذہن دینا۔

اس دُنیا میں اولاد کے لیے والدین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ پیدائش کے وقت جب انسان انتہائی کمزور و ناتواں ہوتا ہے اُس کے والدین اُسے پالتے پوستے ہیں۔ لمحہ بہ لمحہ پرورش کر کے چلنے پھرنے اور کھانے پینے کے قابل بناتے ہیں۔ اچھّی تعلیم و تربیت کے ذریعے اُسے معاشرے کا اچھّا فرد بنانے کی کوشش کرتے ہیں نیز قُرآن و سُنّت کی تعلیم دے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا سکھاتے ہیں۔ اولاد کو بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے والدین کی خُوب خدمت کرے۔ اُن کا ادب و احترام کرے اُن کا ہر حکم مانے اور اُن کے ساتھ اچھّا سُلوک کرے۔
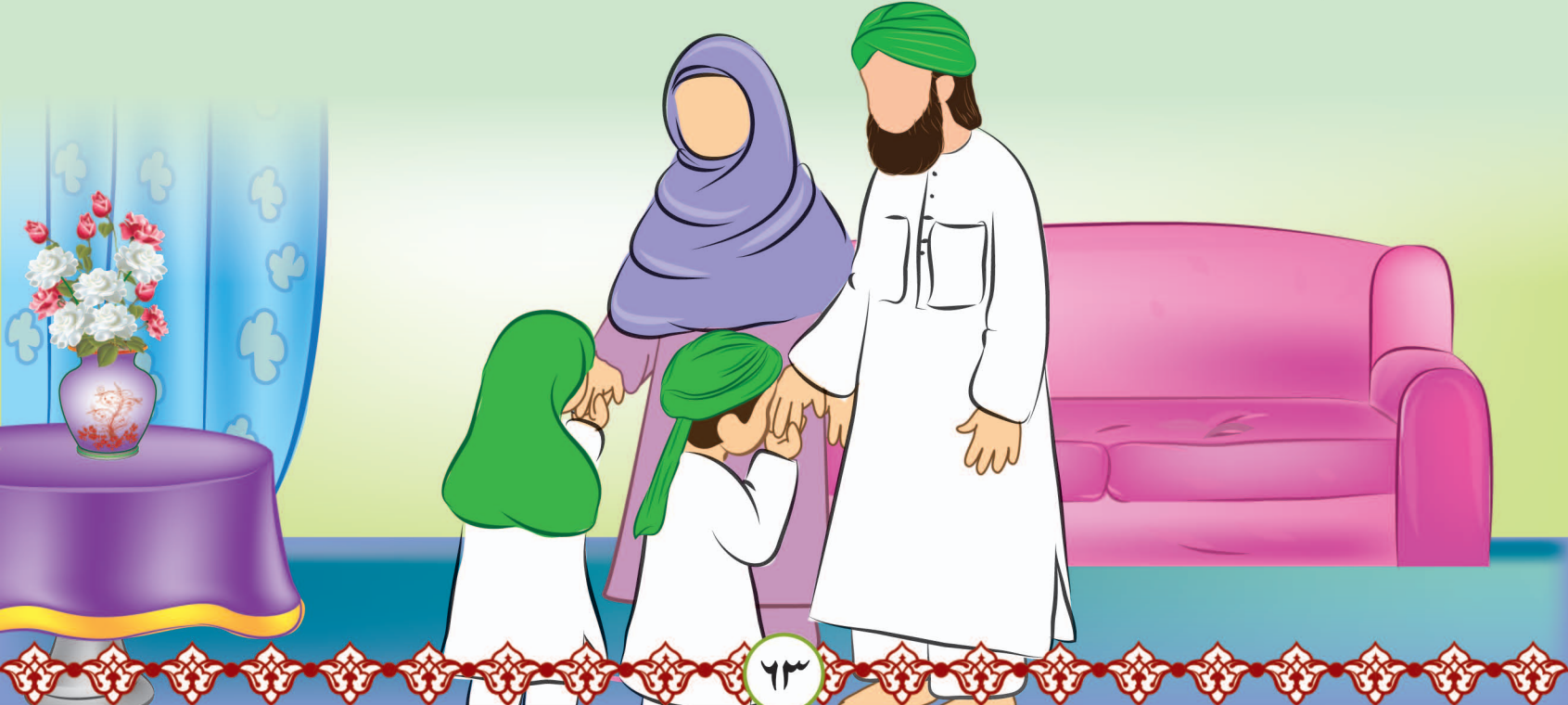
قرآنِ مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ نصیحت نشان ہے:

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا
فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○

ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خُوبصورت، نرم بات کہنا۔ (ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 15، سورۂ بنی اسرائیل، آیت 23)

یعنی جب تو بچپن میں کمزور تھا اُس وقت والدین تیری پرورش کرتے رہے، اب بڑھاپے میں یہ کمزور ہیں، اس لیے تو اِن کی خدمت کر اور اِن کے سامنے کبھی ایسی کوئی بات نہ کر جس سے وہ رنجیدہ ہوں، بلکہ ادب و تعظیم کے ساتھ نرم لہجے میں گُفتگو کر۔

والدین اپنی اولاد کے لیے گویا جنّت اور دوزخ ہیں یعنی اگر اولاد اپنے والدین کی خدمت کرکے، اُن کی فرمانبرداری اور اُن کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرکے اُن کا دل جیت لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے جنّت میں داخلہ نصیب ہو سکتا ہے اس کے برعکس والدین کی نافرمانی اور اُن کے ساتھ بدسُلوکی کرنے والا دُنیا اور آخرت میں ناکام و نامُراد ہو جائے گا۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: "جنّت ماں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ یعنی ماں کی خدمت و فرمانبرداری سے انسان جنّت میں داخل ہو جاتا ہے۔ والد کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے"۔ یعنی جس شخص سے اُس کے والد خوش ہو جائیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اُس سے خوش ہو گا اور جس

شخص سے اُس کے والد ناراض ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اُس سے ناراض ہو جائے گا۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے والدین کو اپنے کسی عمل یا کسی بات سے کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ ہر وقت اُن کا ادب واحترام کریں۔ کبھی تُو تکار، بد تمیزی یا بد سُلوکی نہ کریں۔ والدین جب کسی کام کا حُکم دیں تو سارے کام چھوڑ کر والدین کا فرمایا ہوا کام کریں۔ اکثر اُن کے لیے نیکیوں اور سلامتی والی زندگی کی دُعا کرتے رہیں۔ اگر کسی شخص کے والدین فوت ہو گئے ہوں تو اُسے چاہیے کہ اُن کے لیے مغفرت کی دُعا کرتا رہے۔ اپنی نیکیوں کا ثواب اُنھیں پہنچاتا رہے اُن کی طرف سے صدقہ و خیرات کرتا رہے۔ وقتاً فوقتاً اُن کی قبر پر حاضری دے۔ جن کاموں سے اُنھیں زندگی میں تکلیف ہوتی تھی، اُن کی وفات کے بعد بھی اُن کاموں سے بچتا رہے۔

**مدنی پھول**

جس نے ماں کے قدموں کو بوسہ دیا گویا اُس نے جنّت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔[18]

## رہنمائے اساتذہ

١ سبق میں بیان کی گئی آیت مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کی مدد سے طلبہ / طالبات کو والدین کے حُقُوق اچھی طرح سمجھائیے۔

٢ طلبہ / طالبات کو والدین کا ادب واحترام اور خُوب خدمت کرنے کا ذہن دیجیے۔

## یاد رکھنے کی باتیں

- جنّت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔
- ہمیشہ والدین کا ادب واحترام کرنا ضروری ہے۔
- والدین کا سونپا ہوا ہر کام فوراً کر دینا چاہیے۔
- اگر کسی کے والدین فوت ہو گئے ہوں تو اُن کی مغفرت کی دُعا کرتے رہنا چاہیے۔
- جن کاموں سے والدین کو زندگی میں تکلیف پہنچتی ہے۔ اُن کی وفات کے بعد بھی اُن کاموں سے بچنا چاہیے۔

**سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔**

الف۔ قُرآن مجید میں والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

ب۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے والد کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ ماں باپ کی خدمت کس طرح کی جاسکتی ہے؟

د۔ اگر کسی کے والدین فوت ہو گئے ہوں تو وہ کیا کرے؟

ہ۔ والدین اولاد کے لیے جنّت یا دوزخ کس طرح ہو سکتے ہیں؟

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ والدین کی خدمت وفرمانبرداری سے انسان __________ میں داخل ہوجاتا ہے۔

ب۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی __________ والد کی ناراضی میں ہے۔

ج۔ والدین جب کسی کام کا __________ دیں تو سارے کام چھوڑ کر وہ کام کیجیے۔

د۔ جنّت __________ کے قدموں کے نیچے ہے۔

ہ۔ ماں باپ کو اپنی کسی بات یا عمل سے __________ نہیں دینی چاہیے۔

## سرگرمی

ایک چارٹ بنایئے جس میں چند ایسے کام لکھیے جن کے ذریعے آپ والدین کی خدمت کی سعادت حاصل کرسکتے ہیں۔

کیا آپ والدین کی خدمت کرتے، اُن کی رضامندی والے کام کرتے اور اُن کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہیں؟

# صبر و تحمل

**تدریسی مقاصد**

- طلبہ/طالبات کو صبر کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ کرنا۔
- صبر و تحمل کی ترغیب دلانا۔

جب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کُھلّم کُھلّا اسلام کی دعوت دینا شروع کی تو تمام قُریش اور اہلِ عرب آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُخالفت پر اُتر آئے۔ وہ لوگ کبھی آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ شاعر کہتے، کبھی جادوگر اور کبھی دیوانہ کہہ کر پکارتے۔ حتّٰی کہ ایک بار اُن لوگوں نے طائف کے شریر لڑکوں کو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے لگا دیا جو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھر پھینکتے اور بُرا بھلا کہتے تھے۔ قُربان جایئے صبر و تحمل کے پیکر پیارے مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ رحمت پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِن تمام مظالم کے باوجود کبھی بھی شکوہ و شکایت سے کام نہ لیتے بلکہ اُپنے دشمنوں کو بھی دُعاؤں سے نوازتے تھے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صبر و تحمل اور اعلیٰ درجے کے حُسنِ اِخلاق

کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ جو لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جانی دُشمن تھے، وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جان قُربان کرنے والے بن گئے اور نہ صرف عرب میں بلکہ دُنیا بھر میں اسلام کا نُور پھیل گیا۔

کسی حادثے، تکلیف یا دُکھ درد کو شکوہ و شکایت کے بجائے خاموشی سے برداشت کر لینا صبر و تحمل کہلاتا ہے۔ [19] مصیبتوں کو خوش دلی کے ساتھ برداشت کر لینا اور شکوہ و شکایت نہ کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندوں کا ہی شیوہ ہے۔

حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عرض کیا، ”یارسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! سب سے زیادہ مُصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟“ فرمایا: ”انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر پھر اُن کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر اُن کے بعد جو بہتر ہیں۔ بندے کو اپنی دین داری کے اعتبار سے مُصیبت (آزمائش) میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر وہ دین میں پکّا ہوتا ہے تو اُس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دین داری کے مُطابق اُسے آزماتا ہے۔ بندہ مُصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اِس دنیا ہی میں اُس کے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں“۔

حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور مُعاف کر دیا کرو کہ تمہاری مغفرت کر دی جائے گی“۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا یہی طریقہ رہا ہے کہ وہ ہر طرح کی تکلیفوں اور مُصیبتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے صبر کر لیتے تھے۔ بُرا بھلا کہنے والوں اور ظُلم و ستم کرنے والوں کو نہ صرف معاف کرتے بلکہ اُنھیں دُعاؤں سے نوازتے تھے۔ ہمیں بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور بزرگانِ دین

رَحِمَهُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے کسی بھی پریشانی یا مُصیبت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے صبر کرنا چاہیے۔اِس طرح ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرکے اجر و ثواب کے حق دار بن سکیں گے۔

قرآنِ مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالی شان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○

بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 2، سورۂ بقرہ، آیت 153)

اگر ہم غور کریں تو اکثر ہمیں صبر کرنے اور اجر و ثواب حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے مگر ہم اُسے ضائع کر دیتے ہیں۔ مثلاً معمُولی سا نزلہ زکام ہو جائے، ہلکا سا سر میں درد یا بُخار ہو جائے تو ہم ایک دوسرے کو بتاتے پھرتے ہیں جس کی وجہ سے صبر کا ثواب ضائع کر دیتے ہیں۔کسی قریبی عزیز یا رشتہ دار کا انتقال ہو جائے تو صبر کر کے اجر و ثواب حاصل کرنے کے بجائے رونے دھونے اور شکوہ کرنے لگتے ہیں۔یوں صبر کا ثواب ضائع کر دیتے ہیں۔

راستے میں کیلے کے چھلکے پر پاؤں پھسلنے، کسی کا دھکّا لگ جانے یا ٹھوکر لگنے کی وجہ سے زخمی ہو جانے پر بعض لوگ اُلٹی سیدھی باتیں کرنے لگتے ہیں حالانکہ اس طرح چوٹ صحیح نہیں ہو جاتی ایسے موقع پر صبر کر کے ثواب کمایا جا سکتا ہے۔اسی طرح گرمی کے موسم میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہونے، یا سڑک پر ٹریفک جام ہو جانے پر بعض لوگ بجلی والوں یا ٹریفک پولیس کے خلاف باتیں کرنے لگتے ہیں۔اس طرح واویلا کرنے سے نہ تو بجلی آجاتی ہے نہ ہی ٹریفک بحال ہوتا ہے، خواہ مخواہ اپنا اعمال نامہ ہی خراب

ہوتا ہے۔ ایسے میں صبر کر کے اجر و ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ **بعض** اوقات کھانے میں نمک مرچ کم زیادہ ہو جانے، پسند کا کھانا نہ ملنے، چائے ٹھنڈی ہو جانے یا اور کوئی مُعاملہ مرضی کے خلاف ہو جانے پر **بعض** لوگ بڑبڑانے، بُرا بھلا کہنے اور **بعض** اوقات گالی گلوچ کرنے لگتے ہیں۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا، اب بے صبری اور بدکلامی کرنے سے کیا فائدہ، تکلیف یا پریشانی دُور تو نہیں ہو گی تو پھر کیوں نہ صبر کرتے ہوئے خاموش رہ کر اجر و ثواب کا خزانہ حاصل کر لیا جائے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

**حُضور** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **نے فتحِ مکہ کے وقت اپنے اور صحابہ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **کے جانی دُشمنوں کو معاف کر دیا تھا۔**

## رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ / طالبات کو سیرتِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے صبر و تحمل کے واقعات سنائیے۔
2. طلبہ / طالبات کو سبق میں بیان کی گئی آیتِ مبارکہ و حدیث مبارکہ کے ذریعے صبر کی فضیلت بتا کر صبر و تحمل اختیار کرنے کا ذہن دیجیے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ اہلِ عرب حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس طرح تنگ کیا کرتے تھے؟

ب۔ اہلِ عرب کے تنگ کرنے پر حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا انداز اختیار فرماتے تھے؟

ج۔ صبر کے بارے میں سبق میں دی گئی آیتِ کریمہ اور اس کا ترجمہ تحریر کیجیے۔

د۔ روز مرّہ زندگی میں ہم کس طرح صبر کے ذریعے ثواب حاصل کر سکتے ہیں؟

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے __________ کو بھی دُعاؤں سے نوازتے تھے۔

ب۔ سب سے زیادہ مُصیبتیں __________ عَلَیْہِمُ السَّلَام پر آئیں۔

ج۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ __________ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

د۔ مُصیبت میں مُبتلا ہونے والے شخص کے اِس دُنیا ہی میں سارے __________ بخش دیے جاتے ہیں۔

ہ۔ کسی پریشانی یا مُصیبت کے وقت __________ کر کے ہم اجر و ثواب کے حق دار بن سکتے ہیں۔

اگر آپ کو کوئی مُشکل پیش آجائے تو کیا آپ صبر کرتے ہیں؟

# شرم وحیا

**تدریسی مقاصد**

- شرم وحیا کا مفہوم بیان کرنا۔
- طلبہ / طالبات کو زبان، آنکھ اور کانوں کی حفاظت کا ذہن دینا۔
- شرم وحیا اختیار کرنے اور بے پردگی سے بچنے کا ذہن دینا۔

دینِ اسلام جہاں توحید و رسالت اور دیگر ارکان اسلام کی ادائیگی کا درس دیتا ہے وہاں اپنے ماننے والوں کو شرم وحیا کا حُسن بھی عطا کرتا ہے۔ شرم وحیا وہ خُوبی ہے جو انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کی مخلُوق کی ناپسندیدہ باتوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

حیا یہ ہے کہ انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے خود کو ہر اُس کام سے بچائے جس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: "بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے"۔ اپنی سوچ وفکر کو بے ہودہ خیالات سے پاک رکھ کر ہم

آج کا دن آنکھ، کان، زَبان
اور ہر عُضْو کو گناہوں اور فُضولیات
سے بچاتے ہوئے، نیکیوں میں
گزاروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اس کے لیے ہمیں اپنی زبان، آنکھوں اور کانوں کی حفاظت کرنا ہو گی۔ آیئے دیکھیں کہ ہم کس طرح اپنی زبان، آنکھوں اور کانوں کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ہم اس زبان کے ذریعے قُرآنِ مجید کی تلاوت اور دُرود پاک کی کثرت کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کر سکتے ہیں، اسی زبان سے اپنے دوستوں کو نیکی کی دعوت دے کر ثواب کا ذخیرہ اکٹھا کر سکتے ہیں۔ نیز کسی غم زدہ کی غم خواری اور بیمار کی عیادت کرکے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی خوشی کا سامان کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ اپنی زبان سے فحش کلامی کرتے، گانا گاتے، جھُوٹ بولتے، غیبت اور چُغلی کرتے ہیں۔ گالی گلوچ اور لوگوں کی دل آزاری کے مُرتکب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ سراسر نُقصان میں ہیں۔ حضرت سیِّدُنا بلال بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بندہ زبان سے بھلائی کا ایک کلمہ نکالتا ہے حالانکہ وہ اُس کی قدر و قیمت نہیں جانتا (مگر) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے باعث اُس بندے کے لیے قیامت تک اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے، اور بے شک ایک بندہ اپنی زبان سے ایک بُرا کلمہ نکالتا ہے اور وہ اُس کی حقیقت نہیں جانتا (مگر) اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی بناء پر اُس بندے کے لیے قیامت تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔“

آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑی عظیم نعمت ہیں۔ اس نعمت کی قدر تو ایک نابینا شخص ہی بہتر جان سکتا ہے۔ ہماری خُوش نصیبی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دیکھنے کی صلاحیّت عطا فرمائی ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے ان آنکھوں سے دیکھ کر قُرآنِ مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ اچھّی نیّت

کے ساتھ والدین کی زیارت کر کے ہر نظر کے بدلے مقبول حج کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نصیب کرے تو خانہ کعبہ کا دیدار کر سکتے ہیں نیز روضۂ انور کی زیارت کر کے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کے حق دار بن سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی بدنصیب ان آنکھوں کا غلط استعمال کرے یعنی بدنگاہی کرے فلمیں ڈرامے دیکھے، مختلف تفریح گاہوں اور بازاروں میں اپنی آنکھوں کی حفاظت نہ کرے تو ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں عذابِ نار کا مُستحق ہوگا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

**قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ**

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 18، سورۂ نور، آیت 30)

یعنی نگاہیں نیچی رکھ کر چلیں اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اُس پر نظر نہ ڈالیں۔

**وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ**

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 18، سورۂ نور، آیت 31)

یعنی نگاہیں نیچی رکھیں اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ عالی شان کا مفہوم ہے: جس نے میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھوں کو جُھکا لیا (یعنی حرام چیزوں کو دیکھنے سے محفوظ رہا) میں اُسے جہنّم سے امان (پناہ) عطا کردوں گا۔ [20]

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے گانا گانے سے اور گانا سُننے سے، غیبت کرنے سے اور غیبت سُننے سے، چُغلی کرنے سے اور چُغلی سُننے سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں اپنی زبان کے ساتھ ساتھ اپنے کانوں کو بھی

گانے باجے، موسیقی اور بُری باتیں سُننے سے بچانا چاہیے۔اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو قیامت کے دن وارے نیارے ہو جائیں گے۔ جیسا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے:

"قیامت کے دن عرش کے نیچے سے ندا کی جائے گی: کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنی سماعت (سُننے کی صلاحیت) کو لہو ولعب، گانے باجوں اور بیکار باتوں سے بچایا کرتے تھے کہ آج میں اُن کو اپنی حمد وثناء سناؤں اور خبر دوں کہ اُن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم"۔

آج کل معاشرے میں شرم وحیا ختم ہوتی جارہی ہے۔ میڈیا کے ذریعے بے پردگی اور بے ہودگی کے مناظر عام ہیں، سڑکوں پر لگے ہوئے سائن بورڈز اور اخبارات ورسائل میں چھپنے والی تصاویر کی وجہ سے ذہن گناہوں کی طرف مائل ہورہے ہیں جس کا نتیجہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صُورت میں دنیا وآخرت کی رُسوائی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں کا دُرست استعمال کریں۔ ایسا سادہ اور باحیا لباس پہنیں جس کے ذریعے ہمارا بدن اچھّی طرح چھُپ جائے۔ دورانِ گُفتگو اخلاق وآداب کا خیال رکھیں، گالی گلوچ اور جھُوٹ، غیبت وچُغلی سے پرہیز کریں۔ سامنے والے کے چہرے پر نگاہیں جما کر گُفتگو کرنے کی بجائے نظر نیچی رکھنے کی کوشش کریں، فلموں ڈراموں اور بے پردگی کے مناظر دیکھنے سے بچتے رہیں۔ خالہ زاد، ماموں زاد، چچازاد بہن بھائی آپس میں شرعی پردے کا اہتمام کریں۔ محلّے، پڑوس میں رہنے والے لڑکے اور لڑکیاں آپس میں کھیل کُود اور ہنسی مذاق نہ کریں بلکہ لڑکے صرف لڑکوں کے ساتھ اور لڑکیاں صرف لڑکیوں کے ساتھ ہی دوستانہ تعلّقات رکھیں۔ ان باتوں پر عمل کرکے ہم اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

## یادرکھنے کی باتیں

- بندہ زبان سے بھلائی کا ایک کلمہ نکالتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے باعث قیامت تک اُس بندے کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے۔
- فحش کلامی کرنا، گانا گانا، جھُوٹ بولنا، غیبت اور چُغلی کرنا جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔
- اچھّی نیّت کے ساتھ والدین کی زیارت کرنے پر ہر نظر کے بدلے مقبُول حج کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔
- اجنبی عورتوں یا اجنبی مردوں کے ساتھ میل جول اور بے پردگی جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

## مدنی پھول

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہیں حیا سے جُھکی رہتی تھیں۔

## کیا آپ جانتے ہیں

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم و حیا کا یہ عالم تھا کہ فرشتے بھی آپ سے حیا کرتے تھے۔

## رہنمائے اساتذہ

۱. طلبہ طالبات کو سبق میں بیان کردہ آیات مبارکہ واحادیث کے ذریعے آنکھ کان اور زبان کی حفاظت کا ذہن دیجیے۔
۲. طلبہ /طالبات کو بتایئے خالہ زاد، چچازاد، ماموں زاد بہن بھائی اور محلّے، پڑوس میں رہنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کا آپس میں بے تکلّفی کے ساتھ میل جول اور بے پردگی سخت گناہ ہے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ شرم وحیا سے کیا مُراد ہے؟

ب۔ ہم اپنی زبان کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے والے کون سے کام کر سکتے ہیں؟

ج۔ اپنے کانوں کی حفاظت کرنے والے کے لیے قیامت کے دن کیا ندا کی جائے گی؟

د۔ آنکھوں کے غلط استعمال سے کیا مُراد ہے؟

ہ۔ آپ شرم وحیا کو اپنی عملی زندگی میں کس طرح نافذ کر سکتے ہیں؟

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ حیا انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی مخلُوق کی ________ باتوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

ب۔ زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک ________ ہے۔

ج۔ بندہ اپنی زبان سے ایک بُرا کلمہ نکالتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بناء پر اُس کے لیے قیامت تک اپنی ________ لکھ دیتا ہے۔

د۔ مسلمان مردوں کو حُکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ________ نیچی رکھا کریں۔

ہ۔ ہم اپنی سوچ و فکر کو ________ سے پاک رکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے والے کام کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

### فکرِ مدینہ

کیا آپ اپنی زبان، کان اور آنکھوں کا دُرُست استعمال کرتے ہیں؟

# مجلس کے آداب

**تدریسی مقصد** • آدابِ مجلس بیان کرنا۔

جب دو یا دو سے زیادہ افراد کسی جگہ مل کر بیٹھیں اور آپس میں کسی دینی یا دُنیوی معاملے پر بات چیت کریں تو یہ مل بیٹھنا "مجلس" کہلاتا ہے۔ درسِ قُرآن و حدیث، اجتماعِ ذکر و نعت، بزرگانِ دین کے اعراس، میلاد شریف، گیارہویں شریف اور ایصالِ ثواب کی محافل یہ سب خیر کی مجالس ہیں۔ جن میں شرکت کرنے والوں پر رحمتوں اور برکتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ ہمارے عزیزوں، رشتہ داروں

اور اہلِ محلّہ کے یہاں ہونے والی شادی غمی کی وہ تقاریب جن میں پردے کا اہتمام ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی والے کام نہ ہوتے ہوں اُن میں شرکت کرنا اپنے مسلمان بھائی کی دل جوئی کرنے والا کام ہے۔ نیک محافل میں شرکت کرنا ہمارے لیے دُنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ البتہ دینِ اسلام ہمیں بے حیائی اور گُناہوں بھری محفلوں سے دُور رہنے کا حُکم دیتا ہے۔

جب بھی کسی درس و اجتماع میں شرکت کرنی ہو یا شادی غمی کی تقریب میں جانا ہو، مقرّرہ وقت سے پہلے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وقت کی پابندی انسان کی شخصیت میں نکھار پیدا کر دیتی ہے۔ یوں ہی صاف سُتھرا لباس پہن کر، ہو سکے تو خُوشبُو وغیرہ لگا کر شرکت کی جائے اس طرح پاس بیٹھنے والے کو خُوشی ہو گی۔

مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کر کے جہاں جگہ ملے بیٹھ جایئے۔ پہلے سے موجود اسلامی بھائیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا دُرُست نہیں ہے۔ دو افراد کے درمیان یا کسی دوسرے کو اُٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھ جانا دل آزاری کا سبب بن سکتا ہے اور کسی کا دل دکھانا گُناہ کا کام ہے۔ بڑوں بالخصوص بُزرگوں، والدین اور اساتذۂ کرام کی جگہ پر یا اُن کی طرف پاؤں یا پیٹھ کر کے بیٹھنا خلافِ ادب ہے۔ اُن کی آمد پر تعظیماً کھڑے ہو جانا چاہیے۔ مجلس میں ہنسی مذاق اور بہت زیادہ اُونچی آواز سے گفتگو کرنا اچھّی بات نہیں۔ آپس میں سرگوشیاں کرنے سے بھی لوگ بدگُمانی میں مُبتلا ہو سکتے ہیں۔ اگر بولنے کی ضرورت محسوس ہو تو مُختصر اور باادب گُفتگو کیجیے۔ اپنی گُفتگُو کے ذریعے سامنے والے کو نیکی کی دعوت پیش کرنے کی کوشش کیجیے۔ کوئی ایسی بات زبان سے ہرگز

نہ نکالیے جس سے کسی کو تکلیف پہنچ سکتی ہو۔ اگر کوئی بات کر رہا ہو تو اُس کی بات نہ کاٹیے بلکہ توجہ سے سُنیے اور اگر جواب دینا پڑے تو مُسکرا کر نرم لہجے میں جواب دیجیے۔ گھر ہو یا مجلس ہمیشہ لوگوں کے مُقام و مرتبے کے مطابق گفتگو کیجیے۔

مجلس سے اُٹھتے وقت تین بار یہ دُعا پڑھ لیجیے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"

اِنْ شَآءَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دورانِ مجلس ہونے والی خطائیں مٹادی جائیں گی اور خیر (یعنی بھلائی) پر مہر لگادی جائے گی۔ [21] (جنتی زیور ص 416، بحوالہ سنن ابی داؤد، ج 4، ص 347)

## کیا آپ جانتے ہیں

مسجدِ نبوی شریف سے مُتصّل ایک چبوترہ بنایا گیا تھا جہاں کچھ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُصولِ علم کے لیے تشریف فرمارہتے تھے، اُنھیں اصحابِ صُفّہ کہتے ہیں (یہ علم کی ایک بہترین مجلس تھی)۔

## رہنمائے اساتذہ

۱ طلبہ / طالبات کو مجلس کے آداب اچھی طرح سمجھائیے۔

۲ مجلس کے آداب پر عمل کرنے کا ذہن دیجیے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ مجلسِ خیر کسے کہتے ہیں؟

ب۔ مجلس کے چند آداب تحریر کیجیے۔

ج۔ نیک محفلوں میں شرکت کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟

د۔ مجلس سے اُٹھتے وقت کی دُعا کی فضیلت بتائیے۔

## سوال نمبر ۲۔ خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ ____________ کی پابندی انسان کی شخصیت میں نکھار پیدا کر دیتی ہے۔

ب۔ مجلس میں داخل ہوتے وقت ____________ کر کے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے۔

ج۔ بُزرگوں بالخصوص اُستاد یا والدین کی ____________ پر یا اُن کو پیٹھ کر کے بیٹھنا خلافِ ادب ہے۔

د۔ مجلس میں ہنسی مذاق، سرگوشیاں اور بہت زیادہ اُونچی آواز میں ____________ نہیں کرنی چاہیے۔

ہ۔ اگر کوئی بات کر رہا ہو تو اُس کی بات ____________ سے سُننی چاہیے۔

کیا آپ مجلس میں بیٹھتے وقت مجلس کے آداب کا خیال رکھتے ہیں؟

# گھر میں آنے جانے کی سُنّتیں اور آداب

**تدریسی مقصد**
- گھر میں آنے جانے کی سُنّتیں اور آداب سکھانا۔

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مبارکہ ہمارے لیے زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہے۔ اپنے عمل کے ذریعے زندگی کے ہر مُعاملے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمیں اکثر اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کے گھر جانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ گھر میں داخل ہونے کے آداب کیا ہیں؟ گھر سے نکلنے کا طریقہ کیا ہے؟ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر پہلے سیدھا قدم اندر رکھیے کیونکہ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیے بغیر گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان اُس کے ساتھ گھر میں داخل ہوجاتا ہے۔ پھر گھر والوں کو باآوازِ بُلند سلام کیجیے اور یہ دُعا بھی پڑھ لیجیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو

اور جب جاؤ تو بھی سلام کر کے جاؤ۔ [22] گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہہ لینا چاہیے۔ گھر سے باہر نکلتے وقت پہلے اُلٹا قدم باہر نکالیے اور گھر سے نکلتے وقت کی دُعا "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھ لیجیے۔

جو شخص گھر سے نکلتے وقت مذکورہ دُعا پڑھ لے تو گھر واپس لوٹنے تک ہر بلا و آفت سے محفُوظ رہے گا۔

جب کسی عزیز، رشتہ دار یا دوست کے گھر جانا ہو تو دروازے پر دستک دے کر ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جائیے تاکہ دروازہ کُھلنے پر بے پردگی نہ ہو۔ اندر سے کوئی پوچھے کون ہے؟ تو جواب میں اپنا نام بتائیے۔ یہ نہ کہیے 'میں ہوں'۔ 'دروازہ کھولو' وغیرہ۔ پھر اس طرح گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کیجیے۔ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" کیا میں اندر آسکتا ہوں؟" اگر جواب نہ آئے یا گھر والا اجازت نہ دے تو ناراض ہوئے بغیر واپس چلے جائیے۔ اجازت مل جائے تو نگاہیں نیچی کیے گھر میں داخل ہو جائیے اور دیگر افراد کو سلام کر کے ایک طرف بیٹھ جائیے۔

دوسروں کے گھروں میں تانک جھانک کرنا اور انتظامات پر بے جا تنقید کرنا اچھّی بات نہیں اس سے گھر والوں کا دل دُکھے گا۔ اگر کوئی خلاف شرع بات نظر آئے تو حکمتِ عملی کے ساتھ سمجھا دیجیے۔ جو کچھ کھانے پینے کے لیے پیش کیا جائے خوش دلی سے قبول کر لیجیے۔ ناپسند ہو تب بھی مُنہ نہ بگاڑیے۔ ہو سکے تو میز بان کو کچھ تحفہ دے دیجیے واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا کیجیے اور سلام کر کے رُخصت ہو جائیے۔

## رہنمائے اساتذہ

۱. طلبہ/طالبات کو گھر میں آنے جانے کی سُنّتیں اور آداب اچھّی طرح سمجھائیے۔
۲. گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینے کے طریقے بھی سکھائیے۔
۳. کسی کے گھر جانے کے آداب بھی سمجھا دیجیے۔

## مشق

### سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت لینے کا طریقہ کیا ہے؟

ب۔ گھر سے باہر نکلتے وقت کی دُعا کی فضیلت لکھیے۔

ج۔ گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللہِ شریف نہ پڑھی جائے تو کیا ہوتا ہے؟

د۔ کِسی کے گھر جانے کے آداب بیان کیجیے۔

### سوال نمبر ۲: درست جملے پر (✓) اور غلط جملے پر (✕) نشان لگائیے۔

الف۔ جب گھر میں داخل ہوں تو دروازے پر دستک دے کر سلام کرنا چاہیے۔ ☐

ب۔ جب کسی کے گھر جائیں اور اندر سے پوچھا جائے کہ کون ہے؟ تو "میں ہوں" نہ کہیے، بلکہ اپنا نام بتائیے۔ ☐

ج۔ گھر میں جب مہمان ہوں، تب ہی سلام کرنا چاہیے۔ ☐

د۔ جب کسی عزیز یا دوست کے گھر جائیں تو سات بار اجازت طلب کرنی چاہیے۔ ☐

ہ۔ میزبان ہماری پسند کا کھانا پیش نہ کرے تو قُبول نہیں کرنا چاہیے۔ ☐

### مدنی پھول

سلام کرنے سے آپس میں محبّت پیدا ہوتی ہے اور نفرت دُور ہوتی ہے۔

### فکرِ مدینہ

کیا آپ گھر میں آتے اور گھر سے باہر جاتے ہوئے گھر والوں کو سلام کرتے ہیں؟

**تدریسی مقصد**
- طلبہ /طالبات کو راستے کے آداب سے آگاہ کرنا۔

راستہ عام گُزر گاہ ہے، جہاں سے مُسافر اور ہر آنے جانے والا گُزرتا ہے۔ راستہ چلتے ہوئے ہمارا انداز سنجیدہ اور باوقار ہونا چاہیے۔ گریبان کھول کر، سینہ تان کر، پاؤں پٹخ کر، اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے چلنا سمجھدار لوگوں کا طریقہ نہیں ہے۔ راستے میں کسی شخص کو ہماری وجہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ آیئے راستے کے کچھ آداب سیکھتے ہیں:

ایسا پتّھر جس سے ٹھوکر لگ سکتی ہو یا ٹوٹے ہوئے کانچ، جن سے کسی کا پاؤں زخمی ہو سکتا ہو، کیلے، آم وغیرہ کے چھلکے، جس سے آدمی پھسل کر گر سکتا ہو، اسی طرح کی اور ایسی چیزیں جن سے مُسافروں اور راستہ چلنے والوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے راستے سے ہٹا دینا ثواب کا کام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "ایک شخص کسی راستے سے گزر رہا تھا۔ اُس نے ایک کانٹے دار شاخ پڑی ہوئی دیکھی تو اُسے راستے سے ہٹا دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُس شخص کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اُس بندے کی مغفرت فرما دی"۔ پھلوں کے چھلکے، گندگی اور کوڑا کرکٹ وغیرہ کوڑا دان میں ہی ڈالنا چاہیے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "تم جنّت میں ہر گز داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم (کامل) مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبّت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو آپس میں محبّت کرنے لگو؟ پھر ارشاد فرمایا: اپنے درمیان سلام کو عام کرو"۔ ہمیں چاہیے کہ راستہ چلتے ہوئے، کسی دُکان پر کسی ہوٹل یا چوک پر یا جہاں کہیں کسی مسلمان سے آمنا سامنا ہو جائے سلام کریں۔ سلام کے الفاظ اگرچہ زبان پر بہت ہلکے ہیں لیکن اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ جب کوئی مسلمان سلام کرے تو اس کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا ضروری ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

ہمیں چاہیے کہ راستے میں نگاہیں نیچی رکھیں، تاکہ اجنبیوں اور بے ہودہ مناظر پر نظر نہ پڑے۔ بدنگاہی انسان کے لیے دُنیا اور آخرت میں مصیبت کا باعث بنتی ہے۔ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن فرماتے ہیں کہ بد نگاہی سے تنگ دستی آتی ہے اور حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ منقُول ہے کہ "جو شخص اپنی آنکھ

کو حرام سے پُر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس کی آنکھ میں جہنّم کی آگ بھر دے گا‘‘۔

اگر ہو سکے تو راستے کے ایک طرف فُٹ پاتھ پر چلنا چاہیے۔ سڑک پار کرنی ہو تو ایک دم بھاگ نہ پڑیں بلکہ دونوں طرف گاڑیاں دیکھ کر سڑک پار کریں کہ اس میں زیادہ حفاظت رہے گی۔

نیکی کا حُکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے پر بے حد اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ راستے میں اکثر اس کا موقع مل ہی جاتا ہے، مثلاً راستے میں کسی سے مُلاقات ہوئی اور وہ بغیر سلام کئے ہاتھ ملانے لگا، یا بغیر سلام کے گُفتگُو کرنے لگا تو اُس کو اس طرح نیکی کی دعوت دی جاسکتی ہے کہ پیارے بھائی! ہاتھ ملانے اور گُفتگُو شروع کرنے سے پہلے سلام کرنا سُنّت ہے۔ اسی طرح راستے میں اگر دو مسلمان بھائیوں کو آپس میں تو تُکار، لڑائی جھگڑا کرتے ہوئے دیکھیں تو مُناسب انداز میں اُن کی اصلاح کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ نماز کا وقت ہو تو راستے میں ملنے والے اسلامی بھائیوں کو نماز کی دعوت دے کر مسجد میں ساتھ لے جانا ثواب میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔

## رہنمائے اساتذہ

١ طلبہ/طالبات کو راستے کے آداب اچھّی طرح سمجھایئے۔

٢ مُسافروں، راہ گیروں اور دیگر لوگوں کو تکلیف نہ دینے کا ذہن دیجیے۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ راستہ چلنے کا مُہذب طریقہ کیا ہے؟ بیان کیجیے۔

ب۔ بد نگاہی کے نُقصانات بیان کیجیے۔

ج۔ راستے سے کانٹے دار شاخ ہٹانے والے کو کیا اجر ملا؟

د۔ راستے میں نیکی کی دعوت کس طرح دی جاسکتی ہے؟ چند مثالیں پیش کیجیے۔

## سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کیجیے:

الف۔ ہمیں ایک دُوسرے کے ________ کا خیال رکھنا چاہیے۔

ب۔ بد نگاہی سے ________ آتی ہے اور حافظہ ________ ہوتا ہے۔

ج۔ ایسی چیزیں جن سے راستہ چلنے والوں کو ________ پہنچ سکتی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے ہٹا دینا ثواب کا کام ہے۔

د۔ نیکی کا حُکم دینے اور برائی سے منع کرنے پر بے حد ________ کا وعدہ ہے۔

ہ۔ سلام کرنے سے آپس میں ________ بڑھتی ہے۔

### سوال نمبر ۳: درست جملے پر ( ✓ ) اور غلط جملے پر (✗) نشان لگائیے۔

الف۔ راستے میں اس طرح کچرا ڈالنا کہ لوگوں کو تکلیف پہنچے، ثواب کا کام ہے۔ ☐

ب۔ راستے سے گندگی ہٹا دینا ثواب کا کام ہے۔ ☐

ج۔ گُفتگو شروع کرنے سے پہلے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☐

د۔ سلام کرنے سے آپس میں دُشمنی بڑھتی ہے۔ ☐

ہ۔ نماز کا وقت ہو تو راستے میں ملنے والے اسلامی بھائیوں کو دعوت دے کر ساتھ لے جانا ثواب میں اضافے کا باعث ہے۔ ☐

ایک چارٹ پر اُن تمام کاموں کی فہرست بنایئے جن کے ذریعے آپ مُسافروں، راہ گیروں اور دُوسرے لوگوں کو تکلیف سے بچا سکتے ہیں۔

### فکرِ مدینہ

کیا آپ راستے سے گُزرتے ہوئے مسلمانوں کو سلام کرتے ہیں؟

باب ششم
مشاہیرِ اسلام

**تدریسی مقاصد**

- طلبہ/طالبات کو حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی سیرت سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ/طالبات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسُول کی گستاخی کے انجام سے آگاہ کرنا۔
- حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے چند مُعجزات کا ذکر کرنا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اُس نے تمام جانداروں کی پیدائش کے لیے والدین کو ایک ذریعہ بنایا ہے لیکن یہ اُسی کی قدرت ہے کہ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام بغیر ماں باپ کے اور حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بغیر باپ کے اِس دنیا میں تشریف لائے۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ محترمہ حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بہت ہی نیک سیرت اور پاک دامن خاتون تھیں۔ آپ دُنیاداری اور لوگوں کے میل جول سے دُور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہتیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ رزق کے طور پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جنّتی پھل عطا فرماتا تھا۔ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر حضرت جبرائیل

عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور اُنھوں نے حضرت سیِّد تُنا مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کی خوشخبری سنائی۔

جب حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوئے تو لوگ حضرت سیِّد تُنا مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھنے لگے: یہ بچّہ کون ہے؟ آپ کی امّی جان حضرت سیِّد تنا مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ننّھے مُنّے شہزادے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ان ہی سے پوچھ لو چنانچہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فوراً بول اُٹھے۔

اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ؕ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ۙ

بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

(ترجمہ کنزالعرفان: پارہ 29، سورۂ ملک، آیت 2)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کئی معجزات عطا فرمائے تھے مثلاً آپ نے اپنی ماں کی گود میں ہی اپنے نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پیدائشی اندھے لوگوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اُن کی آنکھیں ٹھیک ہو جاتیں۔ کوڑھ کے مریضوں پر دم کرتے یا ہاتھ پھیرتے یا اُن کے لیے دُعا فرماتے تو وہ شفایاب ہو جاتے۔ [23] حتّٰی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتے۔ ایک دن کچھ لوگ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حاضر ہوئے اور بولے کہ اے عیسیٰ! اگر آپ واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچّے نبی ہیں تو ذرا سام بن نُوح (عَلَیْہِ السَّلَام) کو زندہ کر کے دکھائیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام سام بن نُوح کی قبر پر تشریف لائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی دُعا کی برکت سے سام بن نُوح کو زندہ کر دیا۔ آپ کا یہ معجزہ دیکھ کر کئی لوگ آپ پر ایمان لے آئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بنی اسرائیل کی جانب رسُول بنا کر بھیجا تھا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام گاؤں گاؤں، شہر شہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے اور نیکی کے

کام کرنے کا حُکم دیتے مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت پر بہت کم لوگ ایمان لائے۔ اکثر لوگوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا اور آپ کی جان کے دُشمن ہو گئے۔ اُن لوگوں نے ایک شخص کو جو حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آتا رہتا تھا مگر حقیقت میں منافق تھا لالچ دے کر حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے قتل کا منصوبہ بنالیا۔

ایک دن یہ شخص اُن لوگوں کو لے کر حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قیام گاہ پر آیا۔ سب کو باہر کھڑا کر کے خود حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو قتل کرنے کے ناپاک ارادے سے اندر داخل ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی حفاظت کا خُوب انتظام فرمایا۔ اُس شخص کی نگاہوں کے سامنے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرشتوں کے ذریعے آسمانوں پر زندہ اُٹھالیا اور اُس شخص کو حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہم شکل بنادیا۔ جب یہ شخص گھبرایا ہوا باہر آیا تو اُس کے ساتھی یہ سمجھے کہ یہ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ اُن لوگوں نے اُسے پکڑ کر سُولی پر چڑھا دیا۔ اس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کے دُشمنوں کی سازش ناکام بنادی اور ایک لالچی شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی گُستاخی اور دُشمنی کی سزا بھی مل گئی۔

جب قیامت قریب ہو گی اُس وقت حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس دُنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کے مُطابق آپ عَلَیْہِ السَّلَام دینِ اسلام کی دعوت دیں گے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارک زمانے میں اسلام کے سوا تمام دین مٹ جائیں گے۔ ہر طرف امن و سُکون قائم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ شیر اور بکری ایک ساتھ پانی پییں گے۔ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وصال کے بعد پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضہ مبارکہ میں دفن کیے جائیں گے۔

## یادرکھنے کی باتیں

- حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بغیر باپ کے اِس دُنیا میں تشریف لائے۔
- حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ رزق کے طور پر جنّتی پھل عطا فرماتا تھا۔
- حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ماں کی گود میں ہی اپنے نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا کی برکت سے سام بن نُوح کو زندہ کر دیا۔
- حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وصال کے بعد پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضہ مبارکہ میں دفن کیے جائیں گے۔
- حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ محترمہ کا نام سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہے۔
- حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کوڑھ کے مریضوں پر دم کرتے یا ہاتھ پھیرتے یا اُن کے لیے دُعا فرماتے تو وہ شفایاب ہو جاتے۔

## رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ/طالبات کو حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش کے بارے میں بتائیے۔
2. طلبہ/طالبات کو بتائیے کہ کسی نبی کی گستاخی کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔

**سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔**

الف۔ حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کون تھیں؟

ب۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو کیا خُوشخبری سُنائی؟

ج۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی حفاظت کا انتظام کس طرح فرمایا؟

د۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے گُستاخ کا کیا انجام ہوا؟

**سوال نمبر ۲: سبق میں بیان کیے گئے حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُعجزات تحریر کیجیے۔**

**سوال نمبر ۳۔ خالی جگہیں پُر کیجیے۔**

الف۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے ________ کو حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کی خُوشخبری سُنائی۔

ب۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام ________ کے مریضوں پر دم کرتے یا ہاتھ پھیرتے یا اُن کے لیے دُعا فرماتے تو وہ شفایاب ہو جاتے۔

ج۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو ______ کی جانب رسُول بنا کر بھیجا تھا۔

د۔ ________ کے قریب حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اس دُنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔

ہ۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام ________ کے بعد پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ مُبارکہ میں دفن کیے جائیں گے۔

## مدنی پھول

اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں نُقصان کا باعث ہے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

چار انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا ابھی تک وصال نہیں ہوا۔

- حضرت سیّدُنا عیسٰی عَلَیۡہِ السَّلَام
- حضرت سیّدُنا ادریس عَلَیۡہِ السَّلَام
- حضرت سیّدُنا الیاس عَلَیۡہِ السَّلَام
- حضرت سیّدُنا خضر عَلَیۡہِ السَّلَام

## سوچ کر بتائیے

حضرت سیّدُنا عیسٰی عَلَیۡہِ السَّلَام دُنیا میں دوبارہ کب تشریف لائیں گے؟

## فکرِ مدینہ

کیا آپ روزانہ کُچھ نہ کُچھ نیکی کے کام کرتے اور دُوسروں کو نیک کاموں کی ترغیب دلاتے ہیں؟

# حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم

**تدریسی مقاصد**

- طلبہ/طالبات کو حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی سیرت سے آگاہ کرنا۔
- حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے درمیان محبّت بیان کرنا۔

حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی اور ابو طالب کے بیٹے ہیں۔ آپ کی کُنّیت ابُوالحسن اور ابُوتراب ہے۔ شیرِ خُدا اور مُشکل کُشا آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے مشہور لقب ہیں۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ پیدا ہونے کے بعد آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے 3 دن تک دُودھ نہیں پیا۔ جب رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خبر دی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اپنی گود میں لے کر پیار فرمایا اور اپنی زبان اطہر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے مُنہ میں ڈالی۔ اس کے بعد آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم دودھ پینے لگے۔ حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم
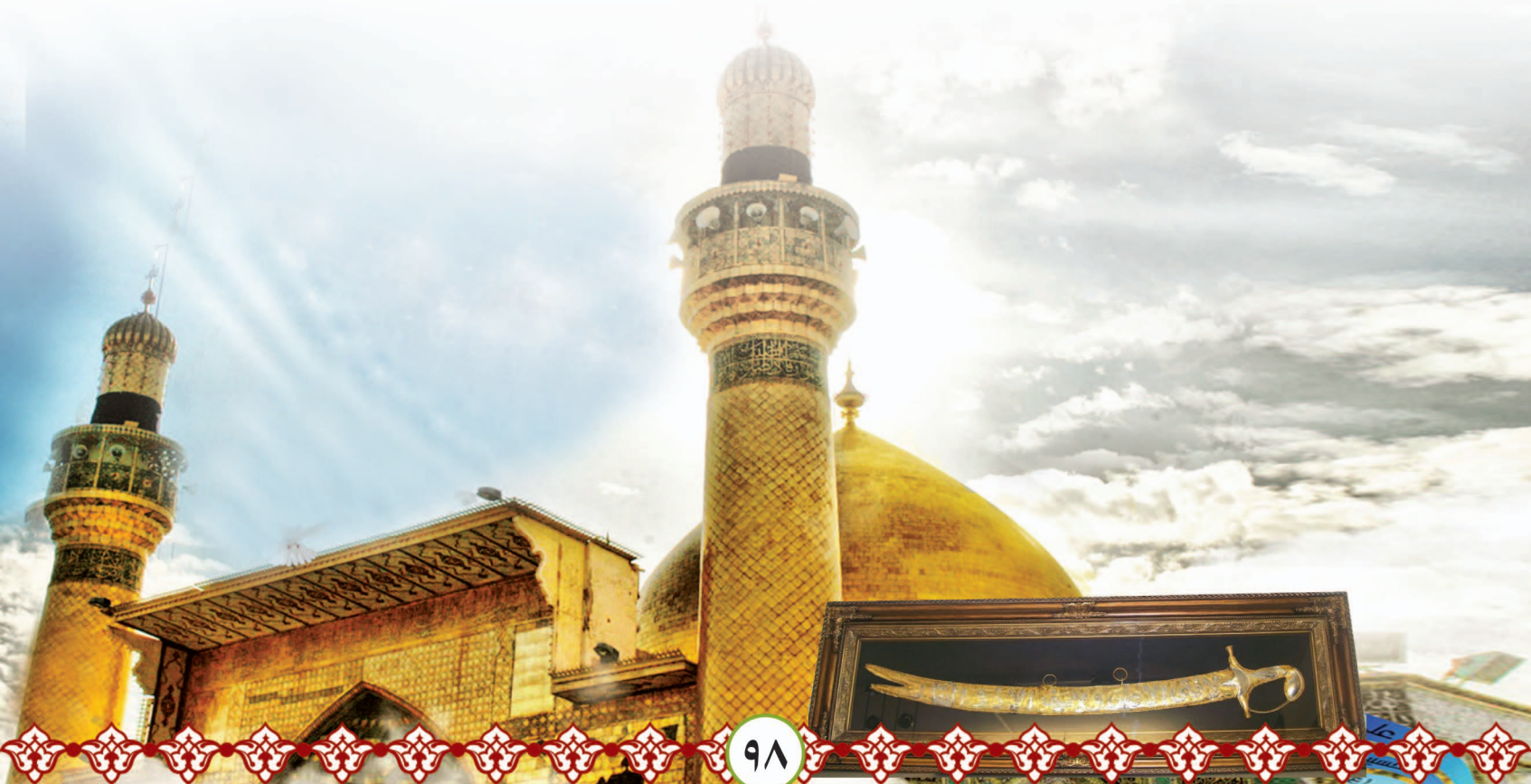
نے صرف 5 سال اپنے والدین کے زیرِ سایہ پرورش پائی اس کے بعد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنھیں اپنی پرورش میں لے لیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بچّوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہر وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہا کرتے۔ جب ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم پر مکہ مکرمہ سے مدینہ مُنوّرہ ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا اُس وقت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس کفّارِ مکہ کی بہت سی امانتیں موجود تھیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور کل یہ ساری امانتیں اُن کے مالکوں کے سپرد کرکے مدینے چلے آنا۔ چنانچہ کفّار کی امانتیں لوٹانے کے بعد حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بھی ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا نکاح اپنی پیاری بیٹی سیّدَتنا فاطمہ الزہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ساتھ فرمایا۔ حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بہت زیادہ طاقت ور اور بہادر تھے۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ خندق وغیرہ تمام اسلامی لڑائیوں میں اپنی بے مثال بہادُری کا مُظاہرہ فرمایا۔ کفّارِ عرب کے بڑے بڑے نامور بہادر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ جنگ خیبر کے موقع پر جب مسلمانوں کو قلعہ ''قموص'' فتح کرنے میں دُشواری ہو رہی تھی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا اُس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فتح لکھ دی ہے۔ چنانچہ اگلے دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جھنڈا حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو عطا فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ہاتھ پر مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔

حضرت سیّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا مُقام و مرتبہ بہت بُلند ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کا میں مولیٰ (یعنی دوست و مددگار) ہوں اُس کے علی بھی مولیٰ ہیں۔

رسُول اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں، تو جو علم حاصل کرنا چاہے وہ علم کے دروازے سے آئے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے اور چار سال آٹھ ماہ نو دن تک یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ 19 رمضان المبارک 40ھ کو عبد الرّحمٰن بن ملجم خارجی نے نمازِ فجر کو جاتے ہوئے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پر تلوار کا وار کیا جس سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شدید زخمی ہو گئے اور دو دن بعد 21 رمضانُ المبارک کو جامِ شہادت نوش فرما گئے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

انبیاء و مرسلین اور رُسُل ملائکہ کے بعد تمام مخلوقات میں سب سے افضل حضرت سیّدنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ پھر حضرت سیّدنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور پھر حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سب سے افضل ہیں۔ ان چاروں خُلفائے راشدین عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بے حد محبّت تھی اور یہ سب ایک دوسرے کی عزّت کیا کرتے تھے۔

## رہنمائے اساتذہ

١. طلبہ / طالبات کو حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی سیرت بیان کرتے ہوئے اُن سے محبّت کا درس دیجیے۔
٢. طلبہ / طالبات میں حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے درمیان رشتوں کو اچھّی طرح سمجھایئے اور ان کے درمیان محبّت کی وضاحت بھی کیجیے۔

## یادرکھنے کی باتیں

- حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔
- حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فاتح خیبر ہیں۔
- حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو مُشکل کُشا اور شیر خُدا کے لقب سے پُکارا جاتا ہے۔
- حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔
- رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں“۔
- حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بچّوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے والد ماجد ہیں۔

## سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ مُنوّرہ ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے کیا فرمایا؟

ب۔ غزوہ خیبر کے موقع پر جب مسلمانوں کو قلعۂ ”قموص“ فتح کرنے میں دُشواری ہوئی تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جھنڈا کسے عطا فرمایا؟

ج۔ حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے کتنے دن تک خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں؟

د۔ حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کیسے شہید ہوئے؟

## سوال نمبر ۲: سبق کی مدد سے حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پانچ فضائل تحریر کیجیے۔

## سوال نمبر ۳: حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے حوالے سے مندرجہ ذیل معلومات تحریر کیجیے۔

۱۔ کُنیت ______________

۲۔ لقب ______________

۳۔ تاریخ شہادت ______________

۴۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رشتہ ______________

## سوال نمبر ۴: خلفائے راشدین کے نام ترتیب سے تحریر کیجیے۔

## ماخذ و مراجع


القرآن الکریم
مسلم شریف
معجم کبیر
نماز کے احکام
ترجمہ کنزالعرفان
ترمذی شریف
المعجم الاوسط
سُنّتیں اور آداب
تفسیرخزائن العرفان
سنن ابن ماجہ
مرآۃ المناجیح
سیرت مصطفٰی
بخاری شریف
مستدرک للحاکم
جنتی زیور
سوانح کربلا
شفاشریف
جنت میں لے جانے والے اعمال
عجائب القرآن مع غرائب القرآن

1. الروض الفائق فی المواعظ والرائق مترجم حکایتیں اور نصیحتیں، صفحہ نمبر 90، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ۔
2. مشکٰوۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 54۔
3. مشکٰوۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 55، حدیث 175۔
4. فتاویٰ رضویہ، جلد 3، صفحہ 52، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔
5. مسند امام احمد بن حنبل، جلد 8، صفحہ 386، حدیث 5227، دار الفکر بیروت۔
6. تفسیر نعیمی جلد 7۔
7. الاِحسان بترتیب صحیح ابن حبان، حدیث 3424، جلد 5، صفحہ 182،183۔
8. مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 346۔
9. شُعَبُ الایمان، جلد 3، صفحہ 412، حدیث 3923۔
10. ملخص عالمگیری، جلد 1، صفحہ 211۔
11. ملخص عالمگیری، جلد 1، صفحہ 211۔
12. ملخص بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 1021، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ۔
13. ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 333، حدیث 1714۔
14. صحیح مسلم، صفحہ 584، حدیث 1189۔
15. مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب محبۃ رسول اللہ... الخ، صفحہ 42، حدیث 44۔
16. شرح الزرقانی، جلد 2، صفحہ 164۔
17. صحیح بخاری جلد 2، صفحہ 524، حدیث 3675۔
18. بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 445 بحوالہ ''الدر المختار''، کتاب الحظر والاِباحۃ، فصل فی النظر والمس، جلد 9، صفحہ 606۔
19. اردو لغت۔
20. المواعظ فی الاحادیث القدسیۃ مترجم نصیحتوں کے مدنی پھول صفحہ 32 ملخصاً۔
21. ابو داؤد شریف، کتاب الادب صفحہ 667، جلد 2۔
22. شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 447، حدیث 8845۔
23. تفسیر نعیمی، جلد 3، صفحہ 429 ملخصاً۔

# دارالمدینہ

ہر ذی شعور تعلیم کی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ تعلیم نہ صرف معاشرتی، معاشی اور اخلاقی بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو سے متعلق فرد و معاشرے کو مسائلِ دُنیا سے نمٹنے کا سلیقہ عطا کرتی ہے۔ منظم و مہذب معاشرے ہمیشہ مربوط و بامعنی تعلیم کو حقیقی ترقی کی جانب اولین قدم قرار دیتے ہیں۔ اسی تناظر میں تعلیمی اداروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مادّی ترقی کے میدان میں ایسے افراد تیار کریں جو بااخلاق ہونے کے ساتھ ساتھ قابلِ قدر کارکردگی کے حامل اور قابلِ رشک کردار کے مالک بھی ہوں۔
اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے جہاں کروڑوں عاشقانِ رسول کو تعلیم و تربیت کا ایک پاکیزہ مدنی ماحول فراہم کر کے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں سے ان کا رشتہ مضبوط کیا، وہیں اُمّتِ مُصطفٰے کے نونہالوں کو بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے انھیں معیاری تعلیم سے آراستہ کرنے کی اہم ذمہ داری کا بیڑا اُٹھایا جس کے نتیجے میں دارالمدینہ کے نام سے انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک میں قائم کردہ اسکول شریعت کے متعین کردہ اُصولوں کے مطابق مستقبل کے معماروں کی تربیت میں مصروف ہیں۔ **دارالمدینہ** کا نظامِ تعلیم **دعوتِ اسلامی** کی اُس مدنی سوچ کا مظہر ہے جو ہمیں دائرۂ شریعت میں رہتے ہوئے زندگی کے معاملات میں معاونت فراہم کرتی ہے۔ **دارالمدینہ** درحقیقت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد (**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) کی جانب ایک عملی قدم ہے جو دُنیا اور آخرت کی بھلائی سمیٹنے کا سامان کرتا ہے۔ **دارالمدینہ** ایسا تعلیمی و تدریسی ماحول فراہم کرتا ہے جہاں اساتذہ وطلبہ سے لے کر دفتری عملے تک اور نصابی کتب کی تصنیف و تالیف سے لے کر تدریسی مشاغل کی انجام دہی تک کے معاملات شرعی تقاضوں کے مطابق سرانجام دینے کی حتّی الامکان کوشش کی جاتی ہے۔ **دارالمدینہ** بہترین معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی تربیت پر بھی خاص توجہ دیتا ہے جس کے نتیجے میں پڑھنے اور پڑھانے والے ہر فرد میں ایک باوقار عاشقِ رسول کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

## دارالمدینہ کی چند اہم خصوصیات:

- قرآن مجید اور فرض عُلوم کی تعلیم کا خصوصی اہتمام۔
- دینی و دنیاوی تعلیم کا حسین امتزاج۔
- قومی و عالمی تقاضوں کے مطابق معیاری نصاب۔
- مدنی منّوں/منّیوں کے لیے ابتدا سے ہی الگ الگ کلاسز کا اہتمام۔
- تدریسی تقاضوں کی تکمیل کے لیے وقتاً فوقتاً اساتذہ کی تربیت کا اہتمام۔
- خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فروغ۔
- ہر قسم کے غیر مہذب اور غیر شرعی اُمور سے پاک مدنی ماحول۔
- اہل، تجربہ کار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذۂ کرام۔
- ہم نصابی سرگرمیاں۔
- مختلف تعلیمی سرگرمیوں کے لیے جدید سہولیات۔

**کتابوں، کاپیوں اور مقدس تحریروں کا ادب کیجیے۔**

9789696910138
Rs. 000/=

**دارالمدینہ** (ہیڈ آفس)
دارالمدینہ انٹرنیشنل ایجوکیشن سیکریٹیریٹ، پروجیکٹ نمبر 7، پلاٹ نمبر 171، بلاک 13/A، نزد گیلانی مسجد، گلشنِ اقبال، کراچی پاکستان۔
فون نمبر: +92-21-34990226 / +92-21-34813326
ای میل: curriculum@darulmadinah.net
ویب سائٹ: www.darulmadinah.edu.pk | www.dawateislami.net